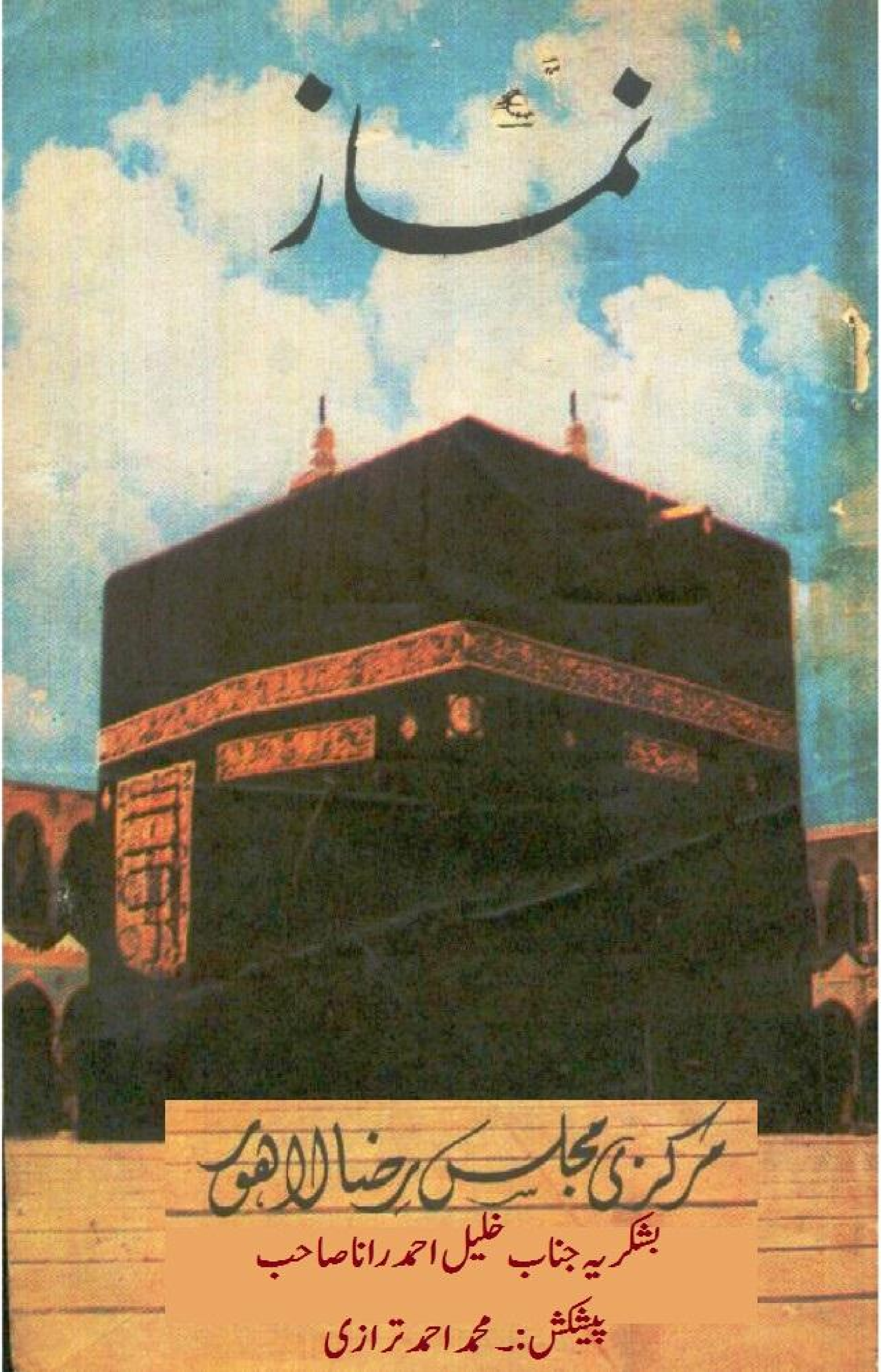
نماز



مرکزی مجلس رضا لاہور

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب

پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

أَقِمِ الصَّلٰوةَ لِذِكْرِي

نماز

خلیل احمد رانا

مرکزی مجلس رضا لاہور

سلسلہ مطبوعات مرکزی مجلس رضا رجسٹرڈ، لاہور، نمبر ۶۲

بانی مجلس حکیم اہل سنت حکیم محمد موسے امرتسری

نام کتاب ______ نماز

مرتبہ ______ خلیل احمد رانا

کتابت ______ ابونعیم

پروف ریڈنگ ______ اسد نظامی

مطبع ______ محمود ریاض پرنٹرز، لاہور

ہدیہ ______ دعائے خیر بحق معاونین مرکزی مجلس رضا

تعداد ______ چار ہزار

بار اول ______ جمادی الاولیٰ ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء

بار دوم رمضان المبارک ۱۴۰۵ھ / ۱۹۸۵ء تعداد دس ہزار

ملنے کا پتا

مرکزی مجلس رضا، پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶ لاہور

اس کتاب کی تیاری میں درج ذیل کتابوں سے مدد لی گئی ہے۔

- نماز پڑھنے کے فائدے۔ از علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی
- نماز مترجم۔ از مولانا محمد شفیع اوکاڑوی
- مسائل نماز، از علامہ محمود احمد رضوی
- آسان نماز، مطبوعہ بریلی • نماز سعیدی، مطبوعہ ملتان

نوٹ: بیرونجات کے حضرات ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر طلب کریں۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

فلسفۂ نماز

از افادات علامہ سید احمد سعید کاظمی مدظلہ،

عالم کا ہر فرد اللہ کی عبادت اور اُس کی تسبیح میں مشغول ہے۔ قرآنِ کریم میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:۔

وَاِنْ مِّنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِہٖ

کوئی شے ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو۔

ہر چیز کی تسبیح اس کے شایانِ شان اور مقتضائے حال کے موافق ہے۔ جو چیز جس حال میں ہے اُسی حال میں اپنے رب کی تسبیح و عبادت کر رہی ہے۔ درخت پہاڑ اور ہر بلند چیز قیام کی حالت میں اس کی تسبیح خواں ہے۔ اوپر آسمان نیچے چوپائے عالم رکوع میں "سبحان ربی العظیم" کہہ رہے ہیں ——

حشرات الارض اور بعض دوسری مخلوقات زمین پر سجدہ ریز ہو کر "سبحان ربی الاعلیٰ" پکار رہی ہیں۔ زمین اور اُس کے ساتھ کئی چیزیں حالتِ قعود میں اپنے معبود برحق کی عظمت والوہیت کی شہادت دے رہی ہیں۔ پرندوں کو دیکھئے صف بستہ ہو کر اپنے رب کی حمد کے ترانے گا رہے ہیں۔ دریاؤں پر نظر ڈالیے حرکت کی حالت میں اپنے مالکِ حقیقی کے عبادت گزار ہیں۔ درختوں

کو دیکھئے چپ چاپ اپنے محبوب کی یاد میں محو ہیں، غرض قیام و قعود، رکوع و سجود، سکون و تحرک جس حال میں جو چیز جہاں نظر آتی ہے اپنے رب کی تسبیح و ثنا میں مصروف و مشغول ہے۔

چونکہ انسان ان تمام افرادِ کائنات کی حقیقتوں کا جامع ہے۔ اس لئے ضروری تھا کہ اس کی عبادت عالم کے ہر فرد کا مجموعہ ہو۔ لہٰذا معبود حقیقی نے بہ تقاضائے حکمت افرادِ کائنات کی عبادتوں کے مختلف اور متعدد طریقے انسان کی عبادت میں شامل کر دیئے۔ قیام و قعود، رکوع و سجود اُن تمام چیزوں کی عبادتوں کا عطر ہیں، جو ان حالتوں میں رب کریم کی عبادت کرتے ہیں۔ نماز میں سکون بھی ہے اور حرکت بھی، قیام سے رکوع اور رکوع سے سجود کی طرف منتقل ہونا حرکت ہے اور صف بستہ کھڑے ہوکر وَقُوْمُوْا لِلّٰهِ قٰنِتِيْنَ کا حکم بجا لانا سکون ہے۔ اس بیان پر غور کرنے سے اچھی طرح واضح ہو جائے گا کہ ہماری نماز ایسی عبادت ہے جو فطرتِ انسانی کے عین مطابق اور اُس کی حقیقت کی شان کے لائق ہے۔

دوسرے مذاہب نے بھی رب کریم کی بارگاہ میں حاضری اور اُس کی عبادت کے طریقے بتائے ہیں۔ لیکن اُن تمام میں نماز کی سی جامعیت ہے نہ مقتضائے فطرت کی رعایت۔ جب یہ نہیں تو اُن معنوی و روحانی خوبیوں کا کیا ذکر جو اسلامی نماز کی روح رواں ہے۔

جس طرح پیغمبر اسلام ہادیٔ برحق حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جمیع انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ والسلام کے تمام کمالات علمیہ و عملیہ بلکہ ساری

مخلوقات کی ہر خوبی کے جامع وحامل ہیں۔ اسی طرح آپ کا دین مقدس دین اسلام تمام ادیانِ عالم کی خوبیوں اور محامد و مکارم و فضائل و کمالات کا عطر و خلاصہ ہے۔ بالکل اسی طرح سیدِ عالم نورِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم فرمائی ہوئی نماز تمام مذاہب کی عبادتوں اور نمازوں کا بہترین لب لباب ہے۔

اہلِ بصیرت حضرات سے یہ امر مخفی نہیں کہ بعض اہلِ مذاہب کی نماز صرف سجدہ تھا، بعض کی نمازوں میں صرف رکوع تھا، بعض اہلِ مذاہب کی نماز محض قیام پر منحصر تھی، بعض جُہلا چند بے معنی حرکتوں کے مجموعے کو عبادت سمجھتے تھے۔ ہمارے دین میں ان تمام عبادات کی ناقص اور منفرد صورتوں کو بہترین اور فطری اصول کی ترتیب کے ساتھ مرتب کر کے اس حقیقت کا اعلان کر دیا کہ جس اہلِ مذہب کو اپنی مذہبی عبادت کی محبوب صورت کی تلاش ہو، وہ اسلامی عبادت (نماز) کو قبول کرے۔ اس دولت کو پا کر وہ اپنے سرمایہ عبادت میں کسی قسم کی کمی محسوس نہ کرے گا۔ بلکہ جو کچھ اس نے وہاں چھوڑا ہے اس سے بہت زیادہ پائے گا۔

گویا انسان کے لیے اسلام کے سوا اب کوئی دین قابلِ عمل رہا ہی نہیں۔ اس لئے تمام ادیان عالم کے انوار و حقائق اسلام میں اس طرح مدغم ہو گئے جس طرح بحرِ زخار میں شبنم کے چند قطرے۔

نماز ہر دن رات میں پانچ مرتبہ خدا کی عبادت کا وہ خاص طریقہ ——— جسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ادا کر کے سکھایا، نماز کہلاتا ہے۔ تو گویا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اداؤں کا نام طریقہ نماز ہے۔ بلکہ یوں کہیئے کہ طریقہ نماز

بھی لفظ "احمد" صلی اللہ علیہ وسلم کی شکل ہے۔ دیکھئے قیام ا ہے اور رکوع ح (حاء) ہے، سجدہ م (میم) ہے اور قعدہ د (دال) ہے۔

اعمال صالحہ میں نماز سب سے افضل و مقدم ہے۔ اکثر مسلمان نماز پڑھتے ہیں مگر نماز کی خوبیوں سے پوری طرح واقف نہیں، حدیث شریف میں ہے:-

"اسلام کی بنیاد پانچ چیزیں ہیں، کلمہ شہادت[۱] (اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اس کے بندے اور رسول ہیں)، اور نماز[۲] اور ادائے زکوٰۃ[۳] اور حج[۴] اور رمضان[۵] کے روزے"

(متفق علیہ)

اگر غور سے دیکھا جائے تو نماز ان پانچوں کا مجموعہ ہے، ہر نمازی تشہد میں اللہ تعالیٰ کی الوہیت اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبدیت و رسالت کی گواہی دیتا ہے۔ معلوم ہوا کہ نماز میں اسلام کی پہلی بنیاد یعنی کلمہ شہادت موجود ہے۔

اسی طرح نماز میں زکوٰۃ کی جھلک بھی پائی جاتی ہے اور وہ اس طرح کہ نمازی جو کپڑا ستر عورت اور جسم ڈھانکنے کے لیے نماز پڑھنے کی نیت سے خرید کر پہنتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اسی کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے ہے۔ یہ لباس جو شرعاً مال ہے اس کو اللہ تعالیٰ کی عبادت میں صرف کرنا بمنزلۂ زکوٰۃ ہے اور وہ نمازی جتنی دیر تک نماز میں مشغول رہیگا، کھانے پینے اور ہر قسم کی حوائج بشریہ کے پورا کرنے سے بھی باز رہے گا۔ عبادت کی نیت سے نمازی کا ان چیزوں سے باز رہنا بمنزلۂ روزہ ہے۔ پھر سمت کعبہ کی طرف متوجہ ہو کر کھڑا ہونا اور بیٹھنا، رکوع

اور سجدہ کرنا بمنزلہ حج کے ہے۔

نماز ہر سمجھ بوجھ والے مسلمان بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ جب لڑکا، لڑکی کی عمر سات سال ہوجائے تو نماز پڑھنا سکھایا جائے اور جب دس برس کے ہوجائیں تو مار کر پڑھانی چاہیے کیونکہ تر شاخ کو جدھر پھیریں پھر جاتی ہے اور جب خشک ہوجائے تو یہ حالت نہیں رہتی۔

اسلام میں جتنی نماز کی تاکید ہے کسی عبادت کی نہیں۔ اس کے فضائل بہت ہیں اور اس کے چھوڑنے والوں کے لیے بڑے بڑے دردناک عذاب مقرر ہیں۔ اس میں ایک ایسی بات ہے جو کسی عبادت میں نہیں جس کو اللہ تعالیٰ خود فرماتا ہے:

إِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاۤءِ وَالْمُنْكَرِ (القرآن)

یعنی نماز برائی اور بے حیائی سے روکتی ہے۔

لیکن بعض لوگوں کو یہاں تردّد لاحق ہوتا ہے کہ اگر نماز واقعی برائیوں سے روکتی ہے، تو نماز پڑھنے کے باوجود مسلمانوں سے منکرات کا صُدور کیسے ہو جاتا ہے؟ نماز کا مقتضا تو یہ ہے کہ نمازی کو برائیوں سے باز رکھے۔ کیونکہ نماز ایک ایسی چیز ہے، جس میں انسان خُدا کی بارگاہ میں حاضر ہوکر اپنی بندگی کا اعتراف اور خدا کی معبودیت اور اس کی اطاعت کا عہد اور اقرار کرتا ہے۔ اس عہد و اقرار کا تقاضا یہ ہے کہ انسان اس پر قائم رہے۔ ظاہر ہے کہ جب وہ اس قول و قرار اور عہد و پیمان پر قائم نہیں رہتا اور برائیوں کا ارتکاب کرتا ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ نماز کا تقاضا بدل گیا۔ کیونکہ اگر نمازی، نماز کا

تقاضا پورا نہ کرے تو یہ اس کا اپنا قصور ہے۔ اسکی نماز اسے زبانِ حال سے روک رہی ہے کہ تُو نے معصیت اور برائی سے باز رہنے کا جو عہد و پیمان کیا تھا اس کی خلاف ورزی نہ کر۔ لیکن اس کے باوجود اکثر لوگ ایسے ہیں جو نماز پڑھنے کے باوجود نماز کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے۔ اس کی مثال بالکل ایسی ہے، کہ انسانیت کا تقاضا رحم دلی اور حُسنِ خلق اور لوگوں کے ساتھ مہربانی کرنا ہے۔ اب جو لوگ انسان ہونے کے باوجود سنگدلی، بے رحمی اور درندگی کا مظاہرہ کرتے ہیں، اور انسانیت کے تقاضوں کو پورا نہیں کرتے، انسانیت انہیں وحشیت و بربریت سے روکتی ہے، مگر وہ روکے نہیں رُکتے۔ صرف نماز ہی فواحش و منکرات سے نہیں روکتی بلکہ اللہ تعالیٰ خود بھی روکتا ہے۔ جیسا کہ قرآن کریم میں ارشاد ہے۔

اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی

وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ۔

خود اللہ تعالیٰ نے فرمایا: عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" تو معلوم ہوا کہ نماز بھی فواحش و منکرات سے روکتی ہے اور اللہ تعالیٰ بھی بے حیائی اور بُرے کاموں سے روکتا ہے۔ لیکن جو لوگ اللہ تعالیٰ کے منع کرنے کے باوجود نہیں رُکتے وہ نماز کے روکنے سے کہاں رُک سکتے ہیں۔ معلوم ہُوا کہ بُرائی سے رُکنے کا تقاضا اور ہے اور بُرائی سے رُکنا یہ علیحدہ بات ہے، ان دونوں میں کوئی تعارض نہیں۔

اس کے دوسرے معنی یہ ہوئے کہ نماز روحانی امراض کی ایک دوا ہے۔ جس طرح جسمانی دواؤں میں بعض امراض کو روکنے اور دُور کرنے کی خاصیتیں ہوتی ہیں، اسی طرح نماز میں بھی فواحش اور منکرات سے روکنے اور انہیں دُور کرنے

کی خاصیت پائی جاتی ہے۔ لیکن اس قسم کی خاصیتوں کے ظاہر ہونے کی پہلی شرط یہ ہے کہ جس دوا کو ہم نے جو فائدہ حاصل کرنے کیلئے استعمال کیا ہے اس کے بعد ہم کوئی ایسی چیز استعمال نہ کریں جو اس فائدہ کو ضائع کر دے۔ اگر اس کے خلاف کیا گیا تو دوا کی خاصیت کبھی ظاہر نہ ہوگی اور اس دوا سے مطلوبہ فائدہ حاصل نہ ہوگا، بلکہ مضر چیزوں کا نقصان مفید دواؤں کی خاصیتوں اور فوائد پر غالب آ جائے گا۔ بالکل اسی طرح ایک شخص نماز پڑھنے کے بعد جھوٹ بولتا ہے یا کسی کی غیبت کرتا ہے یا اس سے معصیت صادر ہوتی ہے تو یقیناً وہ نماز کے اصل فوائد اور اسکی خاصیت سے محروم رہے گا۔ اس شخص کی محرومی کی وجہ یہ نہیں کہ نماز میں وہ فائدہ نہیں پایا جاتا، بلکہ اس کا سبب صرف یہ ہے کہ نمازی نے نماز کے بعد ایک ایسے فعل کا ارتکاب کیا جس کی مضرت نے نماز کی منفعتوں سے اسے محروم کر دیا۔ علاوہ ازیں اس بات کا انکار تو کوئی نہیں کر سکتا کہ نمازی جتنی دیر نماز میں مشغول رہتا ہے، اتنی دیر تک تو بہر حال اس کی نماز اسے فواحش اور منکرات سے روکتی ہے۔ اب اگر وہ نماز صحیح معنوں میں ادا کی ہے اور اس پر ہمیشگی اختیار کی تو نماز پڑھنے کے بعد بھی برائیوں سے محفوظ رہے گا تو جو لوگ صحیح معنوں میں نماز ادا نہیں کرتے اور اس پر ہمیشگی اختیار نہیں کرتے تو اگر وہ ہمیشہ کے لئے بُرائی سے محفوظ نہیں رہ سکتے تو کم از کم نماز پڑھنے کے دوران تو یقیناً برائیوں اور فواحش سے محفوظ رہتے ہیں اور ان کے حسبِ حال نماز کا برائیوں اور بُرے کاموں سے روکنا ان کے حق میں بلا تامل پایا جاتا ہے۔ صحیح معنیٰ میں نماز پڑھنے کا مفہوم یہ ہے کہ انسان صرف جسم اور جسمانی اعضاء اور زبان ہی سے ادا نہ کرے بلکہ اپنے دل

میں خدا کی یاد، اس کا خوف اور اس کے لیے عاجزی کی کیفیت پیدا کر کے نماز کی منفعت اور اس کی روح کو حاصل کرے تو یقیناً اس کی نماز اسے فواحش ومنکرات سے روک دے گی۔ اس سے برائی کا ارتکاب نہیں ہوسکیگا۔ اور اللہ تعالےٰ کے مقربین، مخلصین اور صالحین کی نمازیں اسی نوعیت کی ہوتی ہیں کہ وہ اللہ اکبر کہنے کے بعد حقیقتاً اس بات کو محسوس کرتے ہیں کہ وہ خدا کے دربار میں حاضر ہیں، وہ خدا کے روبرو کھڑے ہیں، خدا ان کے سامنے موجود ہے۔ ان کا دل خدا کی یاد میں مشغول اور ان کی روح بارگاہِ خداوندی میں حاضری کی لذتوں سے مسرور رہتی ہے۔ خشوع اور خضوع کی کیفیات سے ان کا دل ودماغ متأثر ہوتا ہے۔ "قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِیْنَ هُمْ فِیْ صَلٰوتِهِمْ خَاشِعُوْنَ" کا مصداق ہوتے ہیں، اور اس قسم کی نماز پر وہ ہمیشگی اختیار کرتے ہیں تو "اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ" کے مطابق وہ فواحش ومنکرات سے محفوظ رہتے ہیں۔

بشکریہ۔ ماہنامہ "قائد" ملتان
جولائی ۱۹۶۹ء
ماہنامہ "السعید" ملتان
اپریل ۱۹۶۵ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے

مصطفیٰ جانِ رحمت پہ لاکھوں سلام

صفت ایمانِ مجمل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ كَمَا هُوَ بِاَسْمَآئِهٖ وَ

میں ایمان لایا اللہ پر اسکے ناموں کے حوالے سے اور

صِفَاتِهٖ وَقَبِلْتُ جَمِیْعَ اَحْكَامِهٖ اِقْرَارٌۢ بِاللِّسَانِ

اسکی صفتوں کے حوالے سے اور قبول کئے اسکے تمام احکام اقرار کیا زبان سے

وَ تَصْدِیْقٌۢ بِالْقَلْبِ

اور سچا جانا دل سے

صفت ایمانِ مفصل

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَمَلٰٓئِكَتِهٖ وَكُتُبِهٖ

میں ایمان لایا اللہ پر اور فرشتوں پر اور اسکی کتابوں پر

وَرُسُلِهٖ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ وَالْقَدْرِ خَیْرِهٖ وَ

اور رسولوں پر اور قیامت کے دن پر اور اچھی تقدیر پر اور

شَرِّہٖ مِنَ اللّٰہِ تَعَالٰی وَالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ ؕ
بُری پر کہ وہ اللہ کی طرف سے ہے اور مرنے کے بعد اُٹھنے پر

اوّل کلمہ طیّب لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ
نہیں کوئی معبود سوا خدا کے محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)

رَّسُوْلُ اللّٰہِ ؕ
خدا کے رسول ہیں۔

دوم کلمہ شہادت اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
میں گواہی دیتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا

وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا
خدا کے اور وہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ

عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ ؕ
علیہ وسلم خدا کے بندے اور رسول ہیں۔

سوم کلمہ تمجید سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَآ
پاک ہے اللہ اور تمام تعریفیں اللہ کے لیے اور کوئی

اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ
معبود نہیں سوا خدا کے اور اللہ سب سے بڑا ہے اور نہیں طاقت والا

اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ
سوا اللہ کے وہی عالیشان وعظمت والا ہے۔

چہارم کلمہ توحید

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْكَ
کوئی معبود نہیں سوا خدا کے اور وہ ایک ہے اسکا کوئی شریک

لَہٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ
نہیں اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لیے تمام تعریف وہ زندہ کرتا اور مارتا ہے

حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ اَبَدًا اَبَدًا ذُوالْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ
اور وہ ہمیشہ ہمیشہ کے لیے زندہ ہے جسکو موت نہیں، عظیم عظمت وبزرگی والا ہے۔

بِیَدِہِ الْخَیْرُ وَھُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ
اسی کے ہاتھ میں خیر وبرکت اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانچواں کلمہ استغفار

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّیْ مِنْ
میں معافی چاہتا ہوں اپنے رب سے

كُلِّ ذَنْبٍ اَذْنَبْتُهٗ عَمَدًا اَوْ خَطَاءً سِرًّا اَوْ
ہر گناہ کی جو میں نے جان بوجھ کر یا بھول کر پوشیدہ یا

عَلَانِیَةً وَّاَتُوْبُ اِلَیْهِ مِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ
کھلم کھلا کیا اور میں اُسی کی طرف رجوع کرتا ہوں اس گناہ سے جو مجھے

أَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِي لَآ أَعْلَمُ إِنَّكَ أَنْتَ عَلَّامُ

معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں ہے بے شک غیب کی

الْغُيُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُيُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

باتیں تجھے ہی معلوم ہیں اور تو عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو

الْعَظِيْمِ ط

عالی شان اور عظمت والا ہے۔

چھٹا کلمہ ردِّ کفر

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ أَنْ

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو

أُشْرِكَ بِكَ شَيْئًا وَّأَنَا أَعْلَمُ بِهٖ وَأَسْتَغْفِرُكَ

تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس

لِمَا لَا أَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِ

پر جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِيْبَةِ وَالْبِدْ عَةِ وَ

سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت اور بدعت سے اور

اَعْلَمُ وَمِنَ الذَّنْبِ الَّذِیْ لَآ اَعْلَمُ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ

معلوم ہے اور اس گناہ سے جو مجھے معلوم نہیں ہے بے شک غیب کی

الْغُیُوْبِ وَسَتَّارُ الْعُیُوْبِ وَغَفَّارُ الذُّنُوْبِ

باتیں تجھے ہی معلوم ہیں اور تو عیبوں کا چھپانے والا ہے اور گناہوں کا بخشنے والا

وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِیِّ

اور گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کرنے کی قوت اللہ ہی کی طرف سے ہے جو

الْعَظِیْمِ ؕ

عالی شان اور عظمت والا ہے۔"

چھٹا کلمہ ردِ کفر

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِكَ مِنْ اَنْ

الٰہی میں تیری پناہ مانگتا ہوں اس بات سے کہ کسی چیز کو

اُشْرِكَ بِكَ شَیْئًا وَّاَنَا اَعْلَمُ بِهٖ وَاَسْتَغْفِرُكَ

تیرا شریک بناؤں اور مجھے اس کا علم ہو اور معافی مانگتا ہوں تجھ سے اس

لِمَا لَآ اَعْلَمُ بِهٖ تُبْتُ عَنْهُ وَتَبَرَّأْتُ مِنَ

پر جس کا مجھے علم نہیں میں نے اس سے توبہ کی اور بیزار ہوا

الْكُفْرِ وَالشِّرْكِ وَالْكِذْبِ وَالْغِیْبَةِ وَالْبِدْعَةِ وَ

سے اور شرک سے اور جھوٹ سے اور غیبت اور بدعت سے اور

النَّمِيْمَةِ وَالْفُوَاحِشِ وَالْبُهْتَانِ وَ الْمَعَاصِي

چغلی سے اور بے حیائی کے کاموں سے اور تہمت لگانے سے اور باقی ہر قسم کی

كُلِّهَا وَاَسْلَمْتُ وَاَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

نافرمانیوں سے اور میں اسلام لاکر یہی کہتا ہوں کہ کوئی معبود نہیں سوا خدا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ (صلی اللہ علیہ وسلم)

کے محمد اس کے رسول ہیں۔

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب
پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

ترکیب نماز

نمبر شمار	ترتیب افعال	فرض، واجب، سنّت کی تفصیل	کیفیت
۱	نیّت	فرض	
۲	تکبیر تحریمہ کہنا	"	
۳	تکبیر تحریمہ کیوقت دونوں ہاتھ کانوں تک اٹھانا	سُنّت	
۴	ناف کے نیچے ہاتھ باندھنا	"	عورتوں کو سینے پر ہاتھ باندھنے چاہئیں
۵	سبحانک اللّٰھم الخ پڑھنا	"	
۶	اعوذ باللہ الخ پڑھنا	"	
۷	بسم اللہ الخ پڑھنا	"	
۸	قیام (کھڑے ہونا)	فرض	
۹	سورۂ فاتحہ کا پڑھنا	واجب } قرآن کریم کی	
۱۰	کوئی سورہ سورۂ فاتحہ کے بعد پڑھنا	واجب } مطلق قراۃ فرض ہے	
۱۱	اللہ اکبر کہہ کر رکوع میں جانا	سُنّت	
۱۲	رکوع کرنا	فرض	
۱۳	رکوع میں کم از کم تین دفعہ تسبیح کہنا۔	سُنّت	
۱۴	رکوع میں گھٹنوں کو ہاتھ سے پکڑنا۔	"	
۱۵	سَمِعَ اللہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کہہ کر رکوع سے اُٹھنا۔	"	

نمبر شمار	ترتیب افعال	فرض، واجب، سُنّت کی تفصیل	کیفیت
۱۶	سیدھا کھڑا ہونا	واجب	
۱۷	سجدے کو جاتے ہوئے اللہ اکبر کہنا	سُنّت	
۱۸	سجدہ کرنا۔	فرض	
۱۹	سجدے میں کم از کم تین تسبیح پڑھنا	سُنّت	
۲۰	دو سجدوں کے درمیان ایک تسبیح کے قدر ٹھہرنا۔	واجب	
۲۱	پہلا قعدہ	واجب	
۲۲	التحیات الخ پڑھنا۔	سُنّت	
۲۳	دوسرا قعدہ	فرض	
۲۴	اس میں التحیات الخ پڑھنا	واجب	عورتوں کو دونوں پاؤں ایک طرف نکال کر سُرین پر بیٹھنا چاہیئے۔
۲۵	دونوں قعدوں میں بائیں پاؤں پر بیٹھنا اور دائیں پاؤں کو کھڑا رکھنا۔	سُنّت	
۲۶	دُرود شریف پڑھنا۔	”	
۲۷	دُرود شریف کے بعد دعاؤں کا پڑھنا	”	
۲۸	اپنے ارادے سے نماز ختم کرنا۔	واجب	
۲۹	السّلام علیکم ورحمۃ اللہ کہہ کر ختم کرنا۔	”	
۳۰	سلام کے وقت دونوں طرف منہ پھیرنا	سنّت	
۳۱	سلام میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرنا	”	

تعریف

فرض : اگر رہ جاتے تو نماز نہیں ہوتی۔

واجب : اگر رہ جاتے تو سجدہ سہو کرنا واجب ہے۔ اور اگر چھوڑ دیا جائے تو فرض نماز نہایت نقص کے ساتھ ادا ہو جاتی ہے، لیکن دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔

سُنّت : کے رہ جانے سے نہ تو سجدہ سہو لازم آتا ہے اور نہ نماز فاسد ہوتی ہے۔ مگر قصداً چھوڑنا بُرا ہے۔

استنجا کا بیان

سوال : استنجا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟

جواب : پاخانہ پیشاب کرنے والے کو چاہیئے کہ نرم جگہ تلاش کرے تاکہ چھینٹ سے بدن اور کپڑے محفوظ رہیں۔ پیشاب و پاخانہ کے واسطے پردے کی جگہ ہو اور جب رفع حاجت کی غرض سے بیٹھے تب کپڑا اُٹھائے، قبلہ کی طرف منہ نہ کرے نہ پیٹھ۔ اگر ہاتھ میں انگوٹھی ہو جس میں اللہ یا رسول کے نام یا قرآن کے کلمات لکھے ہوں تو اس وقت اُتار کر رکھ دے۔ع

ع اور اگر ایسا نہ کرسکے تو جس چھلے پر یہ کلمات مبارکہ ہوں تو ان کو انگلی کے اندرونی طرف کر دے جب کہ پردے میں ہوں ورنہ اُتار دے ۱۲

رفعِ حاجت کی جگہ پہنچنے سے پہلے یہ دُعا پڑھے اور بایاں پاؤں پاخانے یا پیشاب خانے میں داخل کرے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ ترجمہ: اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں پلیدی اور شیاطین سے"

اور جب باہر نکلے تو پہلے دایاں پاؤں نکالے اور باہر آکر یہ دُعا پڑھے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَذْھَبَ عَنِّی الْاَذٰی وَعَافَانِیْ۔ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ کے لئے جس نے اذیّت کی چیز مجھ سے دُور کی اور مجھے عافیت بخشی"

اگر پیشاب یا پاخانے کے وقت چھینک آئے تو الحمدللہ نہ پڑھے اور نہ کسی دوسرے کی چھینک کا جواب دے۔ نہ کسی کو سلام کرے نہ سلام کا جواب دے نہ کسی قسم کی تسبیح پڑھے نہ اذان کا جواب دے نہ تھوک کھنگھار پھینکے نہ ناک صاف کرے کیونکہ اس سے نسیان وغفلت پیدا ہوتی ہے۔ نہ آسمان کی طرف نظر کرے۔ نہ زیادہ دیر تک بیٹھے۔ نہ بار بار شرمگاہ کی طرف دیکھے۔

سوال: جب پیشاب وپاخانہ سے فراغت حاصل کرے تو پاکی کس طرح کرے؟

جواب

بہتر و مسنون طریقہ یہ ہے کہ مقام پاخانہ کو کلوخ (ڈھیلا) سے صاف کرے اسکے بعد بعد دونوں مقام ستر پانی سے دھوتے اسطرح کہ بائیں ہاتھ کی درمیانی اور اس کے بغل کی انگلی سے اچھی طرح دھوئے اور اگر دونوں انگلیوں سے کام نہ چلے تو ان دونوں کے ساتھ چھوٹی انگلی کو بھی ملاتے انگوٹھا اور اس کی بغل والی انگلی سے کام نہ لے مگر بوقت مجبوری۔ افضل یہ ہے کہ ڈھیلا اور پانی دونوں چیزوں سے پاکی حاصل کرے بلکہ اس زمانہ میں دونوں چیزوں کا استعمال کرنا بہت ضروری ہے۔

سوال: کن کن جگہوں پر پیشاب و پاخانہ کرنا منع ہے؟

جواب: مسجد اور عیدگاہ کے آس پاس۔ قبرستان میں۔ پانی کے اندر (جاری ہو یا غیر جاری) راستے میں۔ اُگے ہوتے کھیتوں میں۔ سوراخ میں۔ غسل و وضو کی جگہ میں۔ پھل دار درخت کے نیچے۔ اس درخت کے نیچے جس کے سایے میں لوگ بیٹھتے ہیں۔ اور سبز گھاس پر۔ نہر یا تالاب کے گھاٹ پر۔

سوال: پیشاب اور پاخانہ کے وقت کیا کیا چیزیں مکروہ ہیں؟

جواب: ننگے سر رہنا، کھڑے ہو کر یا لیٹ کر بغیر کسی عذر کے پیشاب یا پاخانہ کرنا۔ بہت دیر تک بیٹھنا۔ داہنے ہاتھ سے استنجا کرنا۔ بغیر ضرورت پیشاب یا پاخانہ یا شرمگاہ کو دیکھنا۔ قبلہ کی جانب منہ یا پیٹھ کرنا۔ چاند یا سورج کی طرف رُخ کرنا۔ آسمان کی جانب نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔ داہنے بائیں

بار بار دیکھنا۔ تھوک پھینکنا۔ ناک صاف کرنا۔ نیچے بیٹھ کر اوپر کی طرف دیکھنا۔

وضو کا بیان

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا قُمْتُمْ اِلَى الصَّلٰوةِ فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ اِلَى الْمَرَافِقِ وَ امْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ وَ اَرْجُلَكُمْ اِلَى الْكَعْبَیْنِ ؕ

ترجمہ: اے ایمان والو! جب تم نماز کے لیے اُٹھو تو اپنے مونہوں کو دھوؤ اور اپنے ہاتھوں کو بھی کہنیوں تک اور اپنے سروں کا مسح کرو اور پاؤں دھوؤ ٹخنوں تک۔

نماز کے لیے وضو ضروری ہے بغیر وضو کے نماز نہیں ہوتی۔

وضو کا طریقہ پہلے پاکی حاصل کرنے اور ثواب پانے کی نیت کرے، اور بسم اللہ پڑھ کر تین بار دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر تین بار کلی کرے اور مسواک کرے، پھر تین بار ناک میں پانی چڑھائے اور بائیں ہاتھ سے ناک صاف کرے، پھر تین بار منہ دھوئے کہ پیشانی کے بالوں سے لے کر ٹھوڑی کے نیچے تک اور دونوں کانوں کی لَو تک کوئی جگہ خشک نہ رہے، اگر داڑھی ہو تو خلال کرے، پھر تین بار دونوں بازو کہنیوں تک، پہلے دایاں، پھر بایاں، دھوئے، پھر نئے پانی سے دونوں ہاتھ تر کر کے پورے سر کا ایک بار مسح کرے، اس طرح کہ پیشانی کے بالوں سے دونوں ہاتھوں کی تین اُنگلیاں "سوائے شہادت کی انگلی کے" پھیرتا ہوا گُدّی تک لیجائے، اور پھر گُدّی سے ہتھیلیاں پھیرتا ہوا واپس لائے، پھر شہادت کی اُنگلی سے کان کے اندرونی

حصّہ اور انگوٹھے کے پیٹ سے ان کی بیرونی سطح اور انگلیوں کی پشت سے گردن کا مسح کرے، پھر تین بار دونوں پاؤں پہلے دایاں پھر بایاں ٹخنوں تک بائیں ہاتھ سے دھوئے اور انگلیوں کا خلال کرے۔ یہ طریقہ جو بیان ہوا اس میں بعض وضو کے فرائض بعض سنتیں اور بعض مستحبات ہیں، جو یہ ہیں:

وضو کے فرائض اِن کے بغیر وضو نہیں ہوتا اور یہ چار ہیں:
(۱) منہ دھونا (۲) دونوں ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا۔
(۳) چوتھائی سر کا مسح کرنا (۴) دونوں پاؤں ٹخنوں سمیت دھونا۔

وضو کی سُنتیں پہلے نیت کرنا۔ بسم اللہ پڑھ کر شروع کرنا۔ دونوں ہاتھ پہنچوں تک دھونا۔ کلی کرنا۔ مسواک کرنا۔ ناک میں پانی چڑھانا داڑھی کا خلال کرنا۔ پورے سر کا مسح کرنا۔ کانوں کا مسح کرنا۔ پے بہ پے وضو کرنا تاکہ پہلا عضو سوکھنے نہ پائے۔ ترتیب قائم رکھنا۔ ہر عضو کو تین بار دھونا۔

وضو کے مستحبات گردن کا مسح کرنا۔ قبلہ کی طرف منہ کرکے پاک اور اونچی جگہ بیٹھنا۔ پانی بہاتے وقت اعضاء پر ہاتھ پھیرنا۔ بغیر ضرورت دوسرے سے مدد نہ لینا۔ دُنیا کی باتیں نہ کرنا۔ بچا ہوا پانی کھڑے ہوکر تھوڑا پی لینا۔ وضو کے بعد کلمہ شہادت آسمان کی طرف منہ کرکے پڑھنا اسکے بعد یہ دُعا پڑھنا: اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِیْ مِنَ التَّوَّابِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنَ الْمُتَطَهِّرِیْنَ وَاجْعَلْنِیْ مِنْ عِبَادِكَ

الصَّالِحِیْنَ

ترجمہ : اے اللہ مجھے توبہ کرنے والوں اور پاک لوگوں اور اپنے صالحین بندوں میں سے کر دے۔"

اِن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے

پاخانہ ۔ پیشاب کے مقام سے کسی چیز کا نکلنا ۔ خون پیپ زرد پانی کا نکل کر بدن پر بہہ جانا ۔ منہ بھر قے کرنا ۔ سہارا لگا کر یا لیٹ کر سو جانا ، نماز میں قہقہہ مار کر ہنسنا ۔ کسی وجہ سے بیہوش ہو جانا ۔ دکھتی آنکھ سے پانی کا بہنا ۔

چند ضروری مسائل

دوران وضو میں اگر ریح خارج ہو یا کوئی ایسی بات ہو جس سے وضو ٹوٹ جاتا ہے تو پھر نئے سرے سے وضو کرے پہلے دُھلے ہوئے اعضا اب بے دُھلے ہو گئے ۔ بغیر وضو کے قرآن پاک کو چھونا جائز نہیں ۔ جنبی کو سونے یا کچھ کھانے پینے سے پہلے وضو کرنا سنّت ہے ۔ خون یا پیپ نکل کر بہے نہیں تو وضو نہیں ٹوٹتا ۔ اگر کسی زخم سے ہر وقت خون یا پیپ بہتی ہو ، یا ہر وقت پیشاب کا قطرہ آتا ہو ، یا ریاح خارج ہوتے ہوں تو ایسا شخص ہر نماز کے وقت وضو کر لیا کرے اُس کی نماز ہو جائے گی کیوں کہ وہ معذور ہے جب تک وقت رہے گا یہ وضو باقی رہے گا ۔

غسل کا بیان

وَإِنْ كُنْتُمْ جُنُبًا فَاطَّهَّرُوْا۔ اور اگر تمہیں نہانے کی حاجت ہو تو (نہاکر) خوب صاف ستھرے ہو جاؤ۔

غسل کا مسنون طریقہ پہلے دونوں ہاتھوں کو پہنچوں تک دھوئے پھر استنجاء کرے اور جس جگہ نجاست وغیرہ ہو اس کو دُور کرے پھر وضو کرے اور وضو کے بعد تین مرتبہ داہنے مونڈھے پر اور تین مرتبہ بائیں مونڈھے پر پھر تین مرتبہ سر پر اور سارے بدن پر پانی بہائے اور کلے اور کسی سے کلام نہ کرے۔

غسل کے تین فرض ہیں۔ (۱) غرغرہ کرنا، اس طرح کہ پانی حلق کی جڑ تک بہ جائے (۲) ناک میں پانی ڈالنا، کہ جہاں تک نرم جگہ ہے دُھل جائے (۳) سارے بدن پر پانی بہانا کہ کوئی جگہ خشک نہ رہ جائے۔

جن صورتوں میں غسل فرض ہے (۱) منی کا شہوت سے نکلنا (۲) سوتے میں احتلام ہونا (۳) مرد کا عورت سے مباشرت کرنا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے۔ (۴) عورت کا حیض سے فارغ ہونا۔ (۵) نفاس ختم ہونا یعنی بچہ پیدا ہونے کے بعد میں آنیوالے خون کا بند ہونا۔

یہ غسل مسنون ہیں جمعہ کی نماز اور دونوں عیدوں کی نماز کے لیے احرام باندھتے وقت اور عرفہ کے دن غسل کرنا سُنّت ہے۔

یہ غسل مستحب ہیں وقوفِ عرفات و وقوفِ مزدلفہ حاضریٔ حرم شریف و حاضریٔ دربارِ سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم و شبِ براءت و شبِ قدر کے لیے غسل کرنا مستحب ہے۔

چند ضروری مسائل رمضان کی رات کو جنبی ہو تو بہتر یہی ہے کہ طلوعِ فجر سے پہلے نہالے تاکہ روزے کا ہر حصّہ جنابت سے خالی ہو اگر نہیں نہایا تو روزہ میں کچھ نقصان نہیں۔ جنبی کو مسجد میں جانا۔ طواف کرنا۔ قرآن پاک کو چھونا اور پڑھنا حرام ہے۔ جنبی نے اگر درود شریف یا کوئی دعا پڑھ لی تو کوئی حرج نہیں، مگر بہتر یہ ہے کہ وضو یا کلی کر کے پڑھے۔ جنبی کو اذان کا جواب دینا جائز ہے۔ جس پر غسل واجب ہے اُس کو چاہیئے کہ نہانے میں تاخیر نہ کرے کیونکہ جس گھر میں جنبی ہو اُس میں رحمت کے فرشتے نہیں آتے۔ غسل کے لئے پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کرنا چاہیئے۔

تیمم کا بیان

فَلَمْ تَجِدُوْا مَآءً فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا فَامْسَحُوْا بِوُجُوْهِكُمْ وَاَيْدِيْكُمْ مِّنْهُ، ترجمہ، "تو جب تم پانی نہ پاؤ تو پاک مٹی سے تیمم کرو اور اُس مٹی سے اپنے مونہوں اور ہاتھوں کا مسح کرو۔"

اگر پانی میسر نہ ہو یا غسل و وضو کرنے سے بیماری بڑھنے کا صحیح اندیشہ ہو تو بجائے غسل و وضو کے تیمم کا حکم ہے۔ غسل اور وضو دونوں کے لیے تیمم کا طریقہ ایک ہی ہے۔ صرف نیت میں فرق ہے کہ غسل کے تیمم کو غسل کے اور وضو کے تیمم کو وضو کے قائم مقام خیال کرے۔

تیمم کرنیکا طریقہ پہلے نیت کرے کہ میں ناپاکی دُور کرنے اور نماز پڑھنے کے لیے تیمم کرتا ہوں۔ پھر دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو

کشادہ کرکے پاک مٹی یا کسی ایسی چیز پر جو زمین کی قسم سے ہو ایک بار مار کر سارے منہ کا مسح کرے کہ کوئی جگہ مس کے بغیر نہ رہے۔ پھر اسی طرح ہاتھ مار کر دونوں ہاتھوں کا ناخنوں سے لے کر کہنیوں سمیت مسح کرے کہ کوئی جگہ مس کے بغیر نہ رہے۔

تیمم کے تین فرض ہیں

(۱) نیت کرنا۔
(۲) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر سارے منہ پر پھیرنا
(۳) دونوں ہاتھ مٹی پر مار کر دونوں ہاتھوں پر کہنیوں سمیت ہاتھ پھیرنا۔

تیمم کی سُنتیں

بسم اللہ کہنا۔ ہاتھوں کو زمین پر مارنا۔ انگلیاں کھلی ہوئی رکھنا۔ زیادہ مٹی لگ جانے پر ہاتھوں کو یوں جھاڑنا کہ ایک ہاتھ سے انگوٹھے کی جڑ کو دوسرے ہاتھ کے انگوٹھے کی جڑ پر مارنا، داڑھی اور انگلیوں کا خلال کرنا۔

ضروری مسائل

انگوٹھی چھلے چوڑیاں وغیرہ پہنی ہوں تو ان کو اُتار کر یا ہٹا کر ان کے نیچے ہاتھ پھیرنا فرض ہے جو چیز آگ سے جل کر راکھ نہ ہوتی ہو، نہ پگھلتی ہو، نہ نرم ہوتی ہو وہ زمین کی جنس سے ہے۔ اس سے تیمم جائز ہے اگرچہ اُس پر غُبار نہ ہو ایسا کپڑا جس میں غبار ہو کہ ہاتھ مارنے سے غبار اڑتا نظر آئے اس سے تیمم جائز ہے۔ جن چیزوں سے وضو ٹوٹتا یا غسل واجب ہوتا ہے ان سے تیمم بھی جاتا رہتا ہے۔ اس کے علاوہ پانی کے میسّر آنے سے بھی تیمّم ٹوٹ جاتا ہے۔

اذان کا بیان

"وَاِذَا نَادَیْتُمْ اِلَی الصَّلٰوۃِ" ترجمہ اور جب تم نماز کے لیے اذان دو۔" (قرآن کریم)

پانچوں وقت کی نماز فرض کے لیے جس میں جمعہ بھی ہے اذان سنّتِ مؤکدہ ہے۔ اذان وقت پر کہنی چاہیئے، اگر وقت سے پہلے کہہ دی تو دوبارہ کہی جائے۔ فرضِ عین کے علاوہ کسی اور نماز کے لیے اذان نہیں ہے۔ عورتوں کو اذان کہنا مکروہ تحریمہ ہے۔ بے وضو کی اذان ہو جائے گی مگر مکروہ ہو گی۔ اس لیے بہتر یہ ہے کہ باوضو اذان دی جائے۔ مسجد سے باہر بائیں جانب بلند جگہ قبلہ رُو کھڑے ہو کر کانوں میں انگلیاں ڈال کر اذان اس طرح کہنی چاہیئے۔

اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے	اللہ بہت بڑا ہے
اَللّٰہُ اَکْبَرُ	اَللّٰہُ اَکْبَرُ
اللہ بہت بڑا ہے	اللہ بہت بڑا ہے

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ

میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرت محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) اللہ کے رسول ہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

نماز پڑھنے کے لیے آؤ

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ

نماز پڑھنے کے لیے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

نجات پانے کے لیے آؤ

حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ

نجات پانے کے لیے آؤ

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

اَللّٰہُ اَکْبَرُ

اللہ بہت بڑا ہے

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ

اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃِ کہتے وقت داہنی طرف منہ پھیر لینا چاہیے اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کہتے وقت بائیں طرف منہ پھیر لینا چاہیے۔ اگر فجر کی اذان ہو تو حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ

اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ

نماز نیند سے بہتر ہے۔

(نماز نیند سے بہتر ہے) کہنا سنّت ہے۔"

اقامت اذان کے بعد جماعت کھڑی ہوتے وقت جو تکبیر یا اقامت کہی جاتی ہے اُس کے الفاظ اذان کے مثل ہیں، چند باتوں میں فرق ہے۔ (۱) حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے بعد دو مرتبہ:-

قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ

(جماعت کھڑی ہوگئی۔)

کہے۔ (۲) اذان کے مقابلہ میں آواز پست ہو، (۳) اس کے کلمات جلد جلد کہے جائیں۔ (۴) کانوں میں انگلیاں نہ ڈالی جائیں۔

اجابتِ اذان و اقامت اذان و اقامت دونوں کی اجابت مستحب ہے۔ اجابت کا مطلب یہ ہے کہ سُننے والا بھی وہی کلمات کہتا جائے اور اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہتے وقت انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے اور پہلی مرتبہ

صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ

اور دوسری مرتبہ:-

قُرَّةُ عَيْنِیْ بِكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ

بِالسَّمْعِ وَالْبَصَرِ

کہے۔ جو ایسا کرے گا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شفاعت فرمائیں گے اور

اُس کی آنکھوں کی روشنی کبھی زائل نہ ہوگی ۔ اور حَیَّ عَلَی الصَّلٰوۃ اور حَیَّ عَلَی الْفَلَاحِ کے جواب میں :

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْمِ

کہے اور فجر کی اذان میں اَلصَّلٰوۃُ خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کے جواب میں :-

صَدَقْتَ وَبَرَرْتَ

کہے اور اقامت میں قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃ کے جواب میں :-

اَقَامَهَا اللهُ وَاَدَامَهَا

کہے ۔

اذان کی دعا اذان کے بعد مؤذن وسامعین درود شریف پڑھ کر یہ دعا پڑھیں :-

اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّآمَّةِ

اے اللہ اے پروردگار اس کامل پوری دعا،

وَالصَّلٰوةِ الْقَآئِمَةِ اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِيْلَةَ

اور قائم ہونے والی نماز کے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ

وَالْفَضِيْلَةَ وَالدَّرَجَةَ الرَّفِيْعَةَ وَابْعَثْهُ

اور فضیلت اور بلند درجہ عطا فرما اور ان کو مقام

مَقَامًا مَّحْمُوْدَنِ الَّذِیْ وَعَدْتَّہٗ وَارْزُقْنَا

محمود میں کھڑا کر جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا اور ہم کو

شَفَاعَتَہٗ یَوْمَ الْقِیَامَۃِط اِنَّکَ لَا تُخْلِفُ

قیامت کے دن ان کی شفاعت سے بہرہ مند کر بیشک تو وعدہ خلافی

الْمِیْعَادُ

نہیں کرتا۔

ضروری مسائل بہتر یہ ہے کہ مؤذن صالح پرہیزگار ہو۔ اور ثواب کی نیت پر اذان کہتا ہو۔ خنثیٰ فاسق نشہ والا پاگل اور ناسمجھ بچے کی اذان مکروہ اور واجب الاعادہ ہے۔ حیض و نفاس والی عورت خطبہ سننے والے قضائے حاجت اور جماع کرنے والے پر اذان کا جواب نہیں ہے۔ جب اذان ہو تو چاہیے کہ اتنی دیر سب کام یہاں تک کہ قرآن شریف بھی پڑھ رہا ہو تو اسکو بھی موقوف کر دے اور چل رہا ہو تو کھڑا ہو جائے، اور اذان سُنے اور جواب دے۔ اگر چند اذانیں سُنے تو اُس پر پہلی ہی کا جواب ہے اگر سب کا جواب دے تو بہتر ہے۔

نماز کا بیان

مسلمانو! اللہ تعالیٰ کے عائد کردہ فرائض میں سب سے بڑا فریضہ نماز

ہے جس کے ادا کرنے کے فائدے اور اہمیت اور نہ ادا کرنے کے نقصان اور وعید پر قرآن وحدیث میں بہت کچھ بیان ہوا ہے۔

نماز پڑھنے کا طریقہ

نماز پڑھنے سے پہلے ضروری ہے کہ نمازی کا بدن، کپڑے اور نماز کی جگہ پاک ہو اور نماز کا وقت ہوگیا ہو اور وضو کر کے، قبلہ کی طرف منہ کر کے دونوں پاؤں کے درمیان چار پانچ انگل کا فاصلہ کر کے کھڑا ہو، اور جو نماز پڑھنی ہے اس کا دل سے ارادہ کرے اور زبان سے کہنا مستحب ہے۔ مثلاً نیت کی میں نے آج کی نماز ظہر، چار رکعت نماز فرض یا سنت اللہ جل جلالہٗ کے لیے منہ میرا طرف کعبہ شریف کے، اگر امام کے پیچھے ہو تو کہے پیچھے اس امام کے اور دونوں ہاتھ اپنے کانوں تک لے جائے اس طرح کہ ہتھیلیاں قبلہ کو ہوں اور انگلیاں نہ کھلی ہوئی ہوں نہ ملی ہوئی، بلکہ اپنی حالت پر ہوں انگوٹھے کانوں کی لو کو چھوتے ہوں اللہ اکبر کہتا ہوا ہاتھ نیچے لائے اور ناف کے نیچے باندھ لے۔ اس طرح کہ داہنی ہتھیلی بائیں کلائی کے سرے پر ہو اور بیچ کی تین انگلیاں بائیں کلائی کی پشت پر اور انگوٹھا اور چھنگلی کلائی کے اغل بغل ہوں اور نظر سجدہ کی جگہ پر رہے اور ثنا پڑھے۔

ثناء

قیام | سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ اسْمُكَ

اے اللہ تیری ذات پاک ہے اور ہم تیری حمد کرتے ہیں اور تیرا نام برکت والا ہے،

وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَلَآ اِلٰهَ غَيْرُكَ
تیری شان بلند ہے اور تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔

اگر کوئی جماعت کے ساتھ امام کے پیچھے نماز شروع کرے تو ثنا پڑھ کر خاموش رہے اور امام کی قراءت سنے اور اگر تنہا ہو تو ثناء کے بعد تعوذ تسمیہ، سورۃ فاتحہ اور کوئی سورت پڑھے۔

تعوذ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں شیطان سے جو مردود ہے۔

تسمیہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحمت والا ہے۔

سورہ فاتحہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝
سب خوبیاں اللہ کو ہیں جو رب ہے سارے جہانوں کا،

الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ ۝
بہت مہربان رحمت والا ہے روز جزا کا مالک ہے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ ۝ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ
ہم تجھی کو پوجیں اور تجھی سے مدد چاہیں ہم کو سیدھا راستہ

الْمُسْتَقِيْمَ ○ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ

چلا راستہ ان کا جن پر تو نے انعام کیا

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ ○ اٰمِيْنَ

نہ ان کا جن پر غضب ہوا اور نہ بہکے ہوؤں کا الٰہی قبول فرما

سورہ اخلاص | قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ○ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ○

تم فرماؤ اللہ ایک ہے اللہ بے نیاز ہے۔

لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ ○ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا

نہ اس کی کوئی اولاد ہے نہ وہ کسی سے پیدا ہوا اور نہ اس کے جوڑ کا کوئی

اَحَدٌ ○

ہے

پھر اللہ اکبر کہتے ہوئے رکوع میں جائے اور گھٹنوں کو ہاتھ کی انگلیوں سے مضبوط پکڑے اور اتنا جھکے کہ سر اور کمر ایک سیدھ میں ہو جائیں اور یہ تسبیح کم سے کم تین بار کہے:

تسبیح رکوع | سُبْحَانَ رَبِّيَ الْعَظِيْمِ

پاک ہے میرا رب عظمت والا۔

اگر جماعت ہو تو پھر رکوع سے اٹھتے ہوئے صرف امام تسمیع کہے۔

تسمیع | سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ ط

اللہ نے اس بندے کی بات سن لی جس نے اسکی تعریف کی۔

قومہ | پھر دونوں ہاتھ چھوڑ کر سیدھا کھڑا ہو جائے اور مقتدی تحمید کہے۔

تحمید | رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ ط

اے ہمارے پروردگار تیرے لیے تمام تعریف ہے۔

تنہا نماز پڑھنے والا تسمیع اور تحمید دونوں کہے، پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ میں جائے۔ اس طرح کہ پہلے گھٹنے پھر دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر ناک اور پھر پیشانی خوب جمائے اور چہرہ دونوں ہاتھوں کے درمیان رکھے، اور مرد بازوؤں کو کروٹوں سے اور پیٹ کو رانوں سے اور رانوں کو پنڈلیوں سے جدا رکھے اور کہنیاں زمین سے اٹھی ہوئی ہوں اور دونوں پاؤں کی انگلیوں کے پیٹ قبلہ رو زمین پر جمے ہوئے ہوں اور کم سے کم یہ تسبیح تین بار پڑھے

تسبیح سجدہ | سُبْحَانَ رَبِّيَ الْاَعْلٰى

پاک ہے میرا رب بڑا عالی شان

جلسہ | پھر اللہ اکبر کہتا ہوا سجدہ سے اس طرح اٹھے کہ پہلے پیشانی پھر ناک پھر ہاتھ اٹھیں اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھے اور داہنا قدم کھڑا کر کے رکھے کہ اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں اور ہاتھ رانوں پر گھٹنوں کے

قریب رکھے کہ اُن کی اُنگلیاں بھی قبلہ رُخ ہوں پھر اللہ اکبر کہتا ہوا۔

دوسرا سجدہ اسی طرح دوسرا سجدہ کرے اور پھر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو جائے۔

قیام تسمیہ، فاتحہ اور کوئی سورت پڑھ کر اسی طرح رکوع وسجود کرے، لیکن امام کے پیچھے مقتدی بسم اللہ فاتحہ اور سورت نہیں پڑھیگا بلکہ وہ خاموش کھڑا رہے گا۔

قعدہ دوسری رکعت کے دونوں سجدوں سے فارغ ہوکر اسی طرح بیٹھ جائے، جس طرح دو سجدوں کے درمیان بیٹھتا ہے۔

تشہد اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوٰتُ وَالطَّيِّبَاتُ

ساری عبادتیں اللہ کے لیے اور نمازیں اور پاکیزگیاں

اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَ

سلام حضور پر اے نبی اللہ کے اور رحمتیں اللہ کی

بَرَكَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ

اور اسکی برکتیں سلام ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں

الصَّالِحِيْنَ ○ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

پر میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود

وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ ○

نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں محمد صلی اللہ علیہ وسلم اسکے بندے اور رسول ہیں۔

جب تشہد میں کلمہ لا پر پہنچے تو داہنے ہاتھ کی بیچ کی انگلی اور انگوٹھے کا حلقہ بنائے اور چھنگلیا اور اس کے پاس والی کو ہتھیلی سے ملا دے، اور لفظ لا پر کلمہ کی انگلی اٹھائے اور اِلّا پر گرا دے اور سب انگلیاں فوراً سیدھی کر دے، اگر دو رکعت والی نماز ہے تو پھر اس تشہد کے بعد درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار رکعت والی نماز ہے تو تشہد کے بعد اللہ اکبر کہہ کر کھڑا ہو جائے اور دونوں رکعتوں میں اگر فرض ہوں تو صرف بسم اللہ اور سورہ فاتحہ پڑھ کر قاعدے کے مطابق رکوع و سجود کرے اور اگر سنّت و نفل ہوں تو بسم اللہ سورہ فاتحہ اور سورہ بھی پڑھے لیکن امام کے پیچھے مقتدی تسمیہ اور فاتحہ نہیں پڑھے گا بلکہ خاموش کھڑا رہے گا، پھر چار رکعتیں پوری کر کے بیٹھ جائے اور تشہد درود شریف اور دعا پڑھے اور سلام پھیر دے۔

درود شریف | اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی

اے اللہ درود بھیج محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی

اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰی اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰی

اولاد پر جس طرح تو نے درود بھیجی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی

اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔ اَللّٰهُمَّ

اولاد پر بیشک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے اے اللہ

بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ

برکت نازل کر محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر اور ان کی اولاد پر جس طرح تو نے

عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ اِنَّكَ

برکت نازل کی ابراہیم علیہ السلام پر اور ان کی اولاد پر بیشک تو

حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۔

تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

پھر یہ دُعا پڑھے: رَبِّ اجْعَلْنِىْ مُقِيْمَ الصَّلٰوةِ

اے پروردگار مجھ کو نماز کا پابند بنادے

وَمِنْ ذُرِّيَّتِىْ ۖ رَبَّنَا وَتَقَبَّلْ دُعَآءِ ۝ رَبَّنَا

اور میری اولاد کو بھی اے پروردگار ہمارے میری دُعا قبول فرما اے ہمارے

اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ يَوْمَ يَقُوْمُ

پروردگار مجھکو اور میرے ماں باپ کو اور سارے مسلمانوں کو بخش دے اس دن جبکہ

الْحِسَابُ ۝

عملوں کا حساب ہوگا۔

پھر نماز ختم کرنے کے لیے ایک بار دائیں پھر ایک بار بائیں طرف منہ کر کے یوں سلام کہے۔

سلام | اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ

داہنی طرف کے سلام میں داہنی طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے کہ میں ان کو سلام کہہ رہا ہوں اور بائیں طرف کے سلام میں بائیں طرف کے فرشتوں اور نمازیوں کی نیت کرے اور جس طرف امام ہو اُس طرف کے سلام میں امام کی بھی نیت کرے اور اسی طرح امام بھی دونوں طرف کے سلاموں میں فرشتوں اور مقتدیوں کی نیت کرے اور جب تنہا ہو تو دونوں طرف کے فرشتوں کی نیت کرے۔

نماز کے بعد کی دعائیں واذکار

فَاِذَا قَضَيْتُمُ الصَّلٰوةَ فَاذْكُرُوا اللّٰهَ ۔ (قرآن مجید)

ترجمہ: اور جب تم نماز پڑھ لو تو اللہ کا ذکر کرو۔"

استغفار | اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّيْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّاَتُوْبُ اِلَيْهِ ط اس کے بعد جو دعا چاہے پڑھے۔

دعائے اوّل | اَللّٰهُمَّ اَنْتَ السَّلَامُ وَمِنْكَ السَّلَامُ

الٰہی تو سلامتی والا ہے اور تجھی سے سلامتی ہے

وَاِلَيْكَ يَرْجِعُ السَّلَامُ حَيِّنَا رَبَّنَا بِالسَّلَامِ وَاَدْخِلْنَا

اور تیری طرف سلامتی رجوع کرتی ہے اے ہمارے پروردگار ہمکو سلامتی کیساتھ زندہ

دَارَ السَّلَامِ تَبَارَكْتَ رَبَّنَا وَتَعَالَيْتَ يَا ذَا الْجَلَالِ

رکھ اور داخل کر ہمکو سلامتی کے گھر میں اے ہمارے پروردگار تو برکت والا ہے اور بلند ہے

وَالْاِكْرَامِ ط

اے عظمت اور بزرگی والے۔

دُعائے دوم رَبَّنَا آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی
اے پروردگار ہمارے تو ہم کو دُنیا میں نیکی دے اور آخرت
الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ
میں نیکی دے اور ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا۔

اگر فرضوں کے بعد سُنّتیں پڑھنی ہیں تو اُن فرضوں کے بعد مختصر سی دُعا کرے، جیسا کہ دو دعائیں مذکور ہوئیں اور پھر جلدی سُنّتیں پڑھے، ورنہ ان کا ثواب کم ہو جائے گا۔ اور باقی اذکار و وظائف سُنّتوں کے بعد پڑھے اور جن فرضوں کے بعد سُنّتیں نہیں ہیں ان کے بعد بلا شبہ پڑھے۔

ذکر اوّل ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سُبْحَانَ اللّٰهِ ۳۳ مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۳۴ مرتبہ اَللّٰهُ اَکْبَرُ اور ایک بار یہ کہے۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط

ذکر دوم اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْحَیُّ الْقَیُّوْمُ ج لَا تَاْخُذُهٗ سِنَةٌ وَّلَا نَوْمٌ ط لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ ط مَنْ ذَا الَّذِیْ یَشْفَعُ عِنْدَهٗ اِلَّا بِاِذْنِهٖ ط

يَعْلَمُ مَا بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ ۚ وَلَا يُحِيْطُوْنَ

بِشَيْءٍ مِّنْ عِلْمِهٖٓ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ وَسِعَ كُرْسِيُّهُ السَّمٰوٰتِ

وَالْاَرْضَ ۚ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ۚ وَهُوَ الْعَلِيُّ

الْعَظِيْمُ ۝ ترجمہ : اللہ وہ ہے کہ اس کے سوا کوئی معبود نہیں وہ آپ زندہ ہے اوروں کا قائم رکھنے والا ہے اسے نہ اونگھ آتے نہ نیند اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے وہ کون ہے جو اس کے یہاں سفارش کرے بے اس کے حکم کے، جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے اور جو کچھ ان کے پیچھے ہے اور نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔ اس کی کرسی میں سمائے ہوتے ہیں آسمان و زمین اور اسے بھاری نہیں ان کی نگہبانی اور وہی ہے بلند بڑائی والا۔"

ذکرِ سوم | لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؕ اَللّٰهُمَّ لَا مَانِعَ لِمَآ اَعْطَيْتَ وَلَا مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا رَآدَّ لِمَا قَضَيْتَ وَلَا يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ ؕ نوٹ، دُعا کے اوّل و آخر درود شریف ضرور پڑھنا چاہیئے ورنہ دُعا اللہ کے حضور پیش نہیں ہوتی بلکہ معلق رہتی ہے۔

نماز کے اوقات

اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتٰبًا مَّوْقُوْتًا ؁

ترجمہ: بے شک نماز مومنوں پر وقت مقررہ میں فرض ہے۔

ہر نماز کو اس کے وقت میں ادا کرنا چاہیئے جو نماز وقت سے پہلے پڑھی جائیگی وہ ادا نہ ہوگی اور جو بعد میں پڑھی جائے گی وہ بھی ادا نہ ہوگی بلکہ قضا ہوگی۔

فجر نمازِ فجر کا وقت صبح صادق سے شروع ہوکر آفتاب کی کرن چمکنے تک رہتا ہے۔ صبح صادق وہ روشنی ہے جو مطلع آفتاب کے اوپر آسمان پر پھیل جاتی ہے۔ اور اُجالا ہو جاتا ہے۔

ظہر نماز ظہر کا وقت آفتاب ڈھلنے سے شروع ہوکر اُس وقت تک رہتا ہے کہ ہر چیز کا سایہ علاوہ اصلی سایہ کے دوچند ہو جائے۔ اصلی سایہ وہ ہے جو آفتاب کے خط نصف النہار پر پہنچنے کے وقت ہوتا ہے۔

عصر نماز عصر کا وقت ظہر کا وقت ختم ہونے سے شروع ہوکر آفتاب کے ڈوبنے تک رہتا ہے۔ بہتر یہ ہے کہ دھوپ کا رنگ زرد ہونے سے پہلے ادا کر لی جائے کیونکہ دھوپ کے زرد ہونے پر وقت مکروہ شروع ہو جاتا ہے۔ اگرچہ نماز ہو جائے گی۔

مغرب نماز مغرب کا وقت غروبِ آفتاب سے شروع ہوکر غروبِ شفق تک رہتا ہے۔ شفق اُس سپیدی کا نام ہے جو جانبِ مغرب سُرخی

ڈوبنے کے بعد جنوباً شمالاً پھیلی ہوئی رہتی ہے۔

عشاء نمازِ عشاء کا وقت غروبِ شفق سے شروع ہوکر طلوعِ فجر تک رہتا ہے اور نصف شب کے بعد مکروہ ہوجاتا ہے۔ تجربہ سے ثابت ہوا کہ بڑی راتوں میں نمازِ مغرب کے بعد تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ اور چھوٹی راتوں میں، تقریباً سوا گھنٹہ کے بعد عشاء کا وقت شروع ہوجاتا ہے۔

اَوقاتِ مکروہہ

(۱) سورج نکلتے وقت (۲) غروب ہوتے وقت (۳) استواء کے وقت کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔ (۴) طلوعِ صبح صادق سے طلوعِ آفتاب تک سوائے دو سنت فجر اور نمازِ عصر کے بعد سے غروبِ آفتاب تک کوئی نفل نہیں پڑھنے چاہئیں[لے] (۵) امام کے خطبۂ جمعہ کے لیے کھڑے ہونے سے لیکر فرض جمعہ تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیئے۔

تعدادِ رکعات

نام نماز	سنت غیر مؤکدہ قبل فرض	سنت مؤکدہ قبل فرض	فرض	سنت مؤکدہ بعد فرض	نفل	کل رکعتیں
فجر	×	۲	۲	۰	۰	۴
ظہر	۰	۴	۴	۲	۲	۱۲
عصر	۴	۰	۴	۰	۰	۸
مغرب	۰	۰	۳	۲	۲	۷
عشاء	۴	۰	۴	۲ ۳ وتر واجب	۴ ۲ + ۲	۱۷

لے ہاں اگر کوئی شخص قضا شدہ نماز کو ان دونوں وقتوں میں ادا کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

نماز کی شرطیں فرائض واجبات اور سنتیں وغیرہ

پوری نماز پڑھنے کا طریقہ جو پیچھے بیان ہو چکا ہے اس میں کچھ نماز کی شرطیں کچھ فرائض، کچھ واجبات اور کچھ سُنتیں و مستحبات ہیں۔ نمازی کو چاہیئے ان کو الگ الگ یاد کرے۔

شرائط نماز کی چھ شرطیں ہیں۔ (۱) طہارت یعنی نمازی کا بدن اور کپڑے پاک ہوں (۲) نماز کی جگہ پاک ہو۔ (۳) ستر عورت یعنی بدن کا وہ حصّہ جس کا چھپانا فرض ہے وہ چھپا ہُوا ہو، وہ مرد کے لیے ناف سے لے کر گھٹنے تک ہے اور عورت کے لیے ہاتھوں، پاؤں اور چہرے کے علاوہ سارا بدن ہے۔ (۴) استقبالِ قبلہ یعنی منہ اور سینہ قبلہ کی طرف ہو۔ (۵) وقت یعنی نماز کا وقت پر پڑھنا۔ (۶) نیت کرنا۔ دل کے پکے ارادے کا نام ہے۔ زبان سے کہدینا مستحب ہے۔ **فائدہ** نماز شروع کرنے سے پہلے ان شرطوں کا ہونا ضروری ہے۔ ورنہ نماز نہیں ہوگی۔

فرائض نماز کے فرائض سات ہیں۔
(۱) تکبیر تحریمہ یعنی اللہ اکبر کہنا (۲) قیام یعنی سیدھا کھڑے ہو کر نماز پڑھنا۔ فرض، وتر، سُنّت فجر، عیدین کی نماز میں قیام فرض ہے۔ بلا عذر صحیح اگر یہ نمازیں بیٹھ کر پڑھے گا تو نہیں ہوں گی۔ نفل نماز میں قیام فرض نہیں[1]۔ (۳) قرأت، مطلقاً ایک آیت پڑھنا فرض کی دو رکعتوں میں اور وتر و نوافل کی ہر

---

[1] لیکن بیٹھ کر پڑھنے سے نصف ثواب ہوگا۔

ہر رکعت میں فرض ہے۔ مقتدی کو کسی نماز میں قرأت جائز نہیں۔ (۴) رکوع کرنا (۵) سجدہ کرنا (۶) قعدۂ اخیرہ، نماز پوری کر کے آخری التحیات میں بیٹھنا۔

(۷) دونوں طرف سلام پھیرنا۔

اِن فرضوں میں سے ایک بھی رہ جائے تو نماز نہیں ہوتی، اگرچہ سجدہ سہو کیا جائے۔

نماز کے واجبات

فرض کی پہلی دو رکعتوں میں اور باقی نمازوں کی ہر رکعت[۱] میں ایک[۲] بار پوری الحمد پڑھنا۔ اس کے بعد[۳] فرض نماز کی پہلی دو رکعتوں میں[۴] اور وتر و سُنّت و نفل کی ہر رکعت میں چھوٹی سورہ یا تین چھوٹی[۵]، آیتیں یا وہ ایک آیت جو تین چھوٹی آیتوں کے برابر ہو پڑھنا۔ قومہ[۶] یعنی رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونا جلسہ[۷] یعنی دونوں سجدوں کے درمیان سیدھا بیٹھنا قعدۂ[۸] اولیٰ یعنی تین یا چار رکعت والی نمازیں دو رکعتوں کے بعد بیٹھنا۔ دونوں[۹] قعدوں میں تشہد پڑھنا۔ قعدۂ[۱۰] اُولیٰ میں تشہد پر کچھ نہ پڑھنا۔ امام جب[۱۱] قرأت کرے بُلند آواز سے یا آہستہ تو اُسوقت مقتدی کا چپ رہنا۔ سوائے قرأت[۱۲] کے تمام واجبات میں امام کی متابعت کرنا۔ ترتیب[۱۳] قائم رکھنا۔ تمام ارکان[۱۴] سکون واطمینان سے ادا کرنا۔ امام کو فجر[۱۵] مغرب عشاء جمعہ عیدین تراویح اور رمضان کے وتروں میں آواز سے قرأت کرنا۔ ظہر[۱۶] اور عصر میں آہستہ قرأت کرنا۔ عیدین[۱۷] کی نماز میں چھ تکبیریں زائد کہنا۔

نماز کے واجبات میں سے اگر کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو سجدۂ سہو کرنے سے نماز درست ہو جائے گی۔ سجدۂ سہو نہ کرنے اور قصداً ترک

کرنے سے نماز کا لوٹانا واجب ہے۔

نماز کی سُنتیں

تکبیرِ تحریمہ کہتے وقت دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھانا ہتھیلیوں کا قبلہ رُخ ہونا۔ امام کا نماز کی تمام تکبیروں کو بلند آواز سے کہنا۔ ناف کے ذرا نیچے ہاتھ باندھنا۔ ثنا، تعوذ، تسمیہ آہستہ پڑھنا۔ فاتحہ کے بعد آہستہ آمین کہنا۔ ایک رکن سے دوسرے رکن میں جاتے وقت تکبیر کہنا۔ ہر رکعت کے اوّل میں آہستہ بسم اللہ پڑھنا۔ فرض کی تیسری اور چوتھی رکعت میں صرف فاتحہ پڑھنا۔ رکوع و سجود میں تین بار تسبیح پڑھنا۔ رکوع میں ٹانگیں سیدھی ہونا۔ اور ہاتھوں سے گھٹنوں کو پکڑنا کہ اُنگلیاں کھُلی رہیں اور سر اور کمر برابر ہو جائے۔ رکوع سے اٹھتے وقت امام کا سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ اور مقتدی کا رَبَّنَا لَکَ الْحَمْد کہنا۔ (تنہا نماز پڑھنے والا دونوں کہے) سجدہ میں جاتے وقت پہلے دونوں گھٹنے پھر ہاتھ پھر ناک، پھر پیشانی رکھنا اور اُٹھتے ہوتے اس کا برعکس کرنا۔ بازو کروٹوں سے اور پیٹ رانوں سے جُدا رکھنا (مگر جب جماعت میں ہوگا تو بازو کروٹوں سے جُدا نہ ہوں گے) کلائیاں زمین سے اونچی رکھنا اور اُنگلیوں کا قبلہ رُو ہونا اور ملی ہوئی ہونا۔ دونوں سجدوں کے درمیان داہنا قدم کھڑا کرکے اور بایاں قدم بچھا کر اس پر بیٹھنا۔ ہاتھوں کا رانوں پر رکھنا۔ سجدہ میں دونوں پاؤں کی تمام انگلیوں کا پیٹ زمین پر لگنا اور قبلہ رُو ہونا۔ تشہد میں اشہد ان لا الٰہ الا اللہ پر شہادت کی اُنگلی سے اشارہ کرنا۔ یوں کہ لا پر اُنگلی اُٹھائے اور اِلَّا پر رکھ دے اور سب انگلیاں قبلہ رُو سیدھی کر دے۔ تشہد کے بعد دُرود شریف اور کوئی دُعائے مسنونہ پڑھنا، سلام دو بار کہنا۔ پہلے دائیں طرف پھر بائیں طرف، امام

کا بُلند آواز سے سلام کہنا لیکن دوسرا پہلے کی نسبت کچھ آہستہ ہو۔

ان سُنتوں میں سے اگر کوئی سُنّت سہواً رہ جائے یا قصداً ترک ہوجائے تو نماز نہیں ٹوٹتی اور نہ ہی سجدہ سہو واجب ہوتا ہے۔ ہاں قصداً چھوڑنے والا گنہگار ہوتا ہے۔

نماز کے مستحبات

دو قدموں کے درمیان بقدر چار انگشت فاصلہ چھوڑنا، رکوع و سجدوں میں تین بار سے زیادہ پانچ یا سات بار تسبیح کہنا۔ قیام کے وقت سجدہ گاہ پر، رکوع میں دونوں پاؤں کی پشت پر، سجدہ میں ناک کے سرے پر، قعدہ میں اپنی گود پر، سلام میں اپنے شانوں پر نظر رکھنا۔ جمائی کے وقت منہ بند رکھنا، اگر کھل جائے تو دائیں ہاتھ کی پشت سے ڈھانپنا۔

مُفسداتِ نماز

بھول کر یا قصداً کسی سے بات کرنا۔ کسی کو قصداً یا سہواً سلام کرنا یا سلام کا جواب دینا۔ کسی کی چھینک کا جواب دینا۔ امام کی بھول پر بیٹھ جا کہنا یا ہوں کہنا، اللہ تعالیٰ کا نام سُن کر جلّ جلالہٗ اور حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا نام سُن کر دُرود شریف بقصدِ جواب پڑھنا اور اگر بقصد جواب نہ ہو تو حرج نہیں۔ اپنے امام کے سوا دوسرے کو لقمہ دینا، دَرد یا مصیبت کی وجہ سے آہ، اُف وغیرہ کہنا اور اگر بے اختیار مریض وغیرہ سے آہ، اُوہ نکلی تو معاف ہے۔ نماز پوری ہونے سے پہلے قصداً سلام پھیرنا، اگر بھول کر پھیر دیا تو حرج نہیں۔ نماز پوری کر کے سجدۂ سہو کرلے۔ نماز میں قرآن مجید دیکھ کر پڑھنا۔ اچھی، بُری خبر سُن کر کچھ کہنا، قرأت یا اذکار

نماز میں سخت غلطی کرنا، کچھ کھانا پینا۔ ہاں دانتوں کے اندر کوئی چیز رہ گئی تھی اس کو نگل لیا اگر چنے کے برابر ہے تو نماز فاسد ہوگئی اور اگر چنے سے کم ہے تو فاسد نہ ہوئی مکروہ ہے۔ بلا عذر سینہ کو قبلہ سے پھیرنا، بچہ کا عورت کی چھاتی چوسنا اور دودھ نکل آنا، عورت نماز میں تھی مرد کو اُسکا بوسہ لینا یا شہوت سے اُس کے بدن کو چھونا، ان مفسدات میں سے کسی مفسد کے ہونے سے نماز ٹوٹ جاتی ہے۔

مکروہاتِ نماز

کپڑا سمیٹنا، مثلاً سجدہ میں جاتے ہوئے آگے یا پیچھے سے اُٹھالینا، اگرچہ گرد سے بچالینے کے لیے ہو[1]۔ کپڑا لٹکانا مثلاً سر یا مونڈھے پر اس طرح ڈالنا کہ دونوں کنارے لٹکتے ہوں۔ آستین آدھی کلائی سے زیادہ چڑھالینا۔ شدت کا پاخانہ یا پیشاب معلوم ہوتے وقت یا غلبہ ریاح کے وقت نماز پڑھنا۔ اُنگلیاں چٹخانا۔ اُنگلیوں کی قینچی باندھنا، یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی اُنگلیوں میں ڈالنا۔ اِدھر اُدھر منہ پھیر کر دیکھنا، آسمان کی طرف نظر کرنا، کسی کے منہ کی طرف نماز پڑھنا، جس کپڑے پر جاندار کی تصویر ہو اُسے پہن کر نماز پڑھنا، نمازی کے آگے یا داہنے یا بائیں یا سر پر تصویر کا ہونا، اُلٹا قرآن مجید پڑھنا، امام سے پہلے مقتدی کا رکوع وسجود وغیرہ میں جانا۔ قبر کا سامنے ہونا۔ اس طرح کہ درمیان میں کوئی چیز حائل نہ ہو، اگر بقدرِ سُترہ کوئی چیز حائل ہو تو مکروہ نہیں، اور اگر قبر دائیں یا بائیں ہے تو کچھ کراہت نہیں۔ ان مکروہات میں سے کسی مکروہ کے ہونے سے نماز ناقص ہوجاتی ہے۔ لہٰذا اجتناب کرے۔

---

[1] اور رکوع سے اُٹھتے وقت بھی یہی حکم ہے۔

نماز کے توڑنے کے عُذر

سانپ وغیرہ کے مارنے کے لیے جبکہ ایذا کا اندیشہ ہو۔ کوئی جانور بھاگ گیا اس کے پکڑنے کے لیے۔ نقصان کا خوف ہو مثلاً دُودھ اُبل جائے، گوشت ترکاری روٹی وغیرہ جل جائے۔ چور کوئی چیز اُٹھا کر لے بھاگا۔ گاڑی چھوٹ رہی ہو۔ اجنبی عورت نے چھو دیا ہو۔ پیشاب یا پاخانہ کی شدید حاجت ہو، کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، یا کوئی ڈوب رہا ہو، یا آگ میں جل رہا ہو۔ یا اندھا راہگیر وغیرہ کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں نماز، توڑ دینے کی اجازت ہے۔ بلکہ پچھلی صورتوں میں واجب ہے، جبکہ بچانے پر قادر ہو۔

سجدۂ سہو کا بیان

جب نماز کا کوئی واجب بھولے سے چھوٹے یا کسی فرض کو مکرر کیا جائے مثلاً رکوع دُو مرتبہ کرے۔ نماز کے فرض یا واجب میں زیادتی ہو جائے، مثلاً قعدۂ اوّل میں تشہد کے بعد درود شریف پڑھ لے۔ تو سجدۂ سہو لازم ہے۔ امام کے سہو سے مقتدی کو بھی سجدۂ سہو کرنا ہو گا۔ لیکن اگر مقتدی سے سہو ہو جائے تو مقتدی کو سجدۂ سہو لازم نہیں۔ کیونکہ وُہ امام کے تابع ہے۔ امام سہو کرنے لگے تو مقتدی سبحان اللہ کہہ کر امام کو یاد دلائے۔ اگر امام سہو سے لَوٹ آئے تو بہتر ورنہ مقتدی امام کی اتباع کرے اور آخر میں امام کے ساتھ سجدہ سہو کرے۔

سجدۂ سہو کا طریقہ۔ قعدۂ آخیر میں تشہد دُرود شریف اور دُعا پڑھنے کے بعد دائیں طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے۔ اس کے بعد پھر تشہد، دُرود اور دُعا پڑھ کر دونوں طرف سلام پھیر دے۔

نمازِ وِتر

نمازِ وِتر واجب ہے۔ اگر یہ چھوٹ جائے تو اسکی قضا لازم ہے اِس کا وقت عِشاء کے فرضوں کے بعد سے صبح صادق تک ہے۔ بہتر یہ ہے کہ آخر رات میں تہجد کے ساتھ پڑھی جائے۔ لیکن جس کو خوف ہو کہ اُٹھ نہیں سکے گا وہ عشاء کی نماز کے ساتھ سونے سے پہلے پڑھ لے۔ اس کی تین رکعتیں ہیں۔ دُو رکعت پڑھ کر قعدہ کیا جائے اور تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے تیسری رکعت میں تسمیہ سورۂ فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دونوں ہاتھ کانوں تک اُٹھائے اور اللہ اکبر کہتا ہُوا ہاتھ باندھ لے اور دُعائے قنوت آہستہ پڑھے کہ یہ واجب ہے۔

دُعائے قنوت اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْتَعِیْنُكَ وَنَسْتَغْفِرُكَ

الٰہی ہم تجھ سے مدد چاہتے ہیں اور تجھ سے معافی مانگتے ہیں

وَنُؤْمِنُ بِكَ وَنَتَوَكَّلُ عَلَیْكَ وَنُثْنِیْ عَلَیْكَ الْخَیْرَ

اور تجھ پر ایمان لاتے ہیں اور تجھ پر بھروسا رکھتے ہیں اور تیری بہت اچھی تعریف کرتے ہیں۔

وَنَشْكُرُكَ وَلَا نَكْفُرُكَ وَنَخْلَعُ وَنَتْرُكُ مَنْ

اور تیرا شکر کرتے ہیں اور ناشکری نہیں کرتے اور الگ کرتے ہیں اور چھوڑتے ہیں اس شخص کو

يَّفْجُرُكَ ، اَللّٰهُمَّ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَلَكَ نُصَلِّيْ وَنَسْجُدُ وَ

جو تیری نافرمانی کرے الٰہی ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تیرے ہی لیے نماز پڑھتے ہیں

اِلَيْكَ نَسْعٰى وَ نَحْفِدُ وَنَرْجُوْا رَحْمَتَكَ وَ نَخْشٰى

اور سجدہ کرتے ہیں اور تیری ہی طرف دوڑتے ہیں اور تیری بارگاہ میں حاضر ہیں اور تیری رحمت کے

عَذَابَكَ اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ ط

امیدوار ہیں اور تیرے عذاب سے ڈرتے ہیں بیشک تیرا عذاب کافروں کو گھیرے ہے۔

جو دُعائے قنوت نہ پڑھ سکے وہ یہ دُعا پڑھے :

رَبَّنَا اٰتِنَا فِى الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِى الْاٰخِرَةِ

حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ ط

اگر دُعائے قنوت پڑھنی بھول جائے اور رکوع میں چلا جائے تو واپس نہ لوٹے ، بلکہ سجدہ سہو کرے۔

جماعت و امامت کا بیان

وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ط

ترجمہ اور رکوع کرو ساتھ رکوع کرنیوالوں کے ۔

نماز جماعت کے ساتھ پڑھنا واجب ہے ۔ بلا عُذر ایک بار بھی چھوڑنے

والا گنہگار ہے اور ترک کا عادی سخت گنہگار و مستحق سزا ہے۔ جمعہ و عیدین میں جماعت شرط ہے۔ اور تراویح میں سُنّتِ کفایہ کہ محلہ کے چند لوگوں نے قائم کر لی تو سب کے ذِمّہ سے ساقط ہو گئی، اور اگر کسی نے بھی قائم نہ کی تو سب نے بُرا کیا۔ جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے سے ۲۷ درجہ ثواب زیادہ ہے۔

امام صحیح العقیدہ اہلِ سُنّت و جماعت، پرہیزگار، پابندِ شریعت، صحیح قرآن پڑھنے والا اور نماز و طہارت کے مسائل زیادہ جاننے والا ہونا چاہیئے بدعقیدہ اور فاسق معلن، جیسے شرابی، زناکار، سُود خور، چغلخور، داڑھی منڈانے یا حدِ شرع سے کم رکھنے والے کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی واجب الاعادہ ہے۔ عورت کی امامت مکروہ ہے۔ ولد الزنا، کوڑھی، برص والے اور فالج زدہ کی امامت مکروہ تنزیہی ہے جبکہ کوئی اور اُن سے بہتر ہو، ورنہ نہیں، اندھے کی امامت بِلا کراہت جائز ہے۔ جبکہ وہ طہارت وغیرہ کا خیال رکھتا ہو۔

نوٹ: عورت، بیمار، اپاہج، لنگڑا، لولا، بہت بوڑھا، اندھا، پر جماعت واجب نہیں۔

ترک جماعت کے عُذر

سخت سردی، سخت تاریکی، سخت بارش، راستہ میں شدید کیچڑ، آندھی، چوری ہونے کا خوف، کسی دشمن یا ظالم کا خوف، پاخانہ، پیشاب کی شدید حاجت، بھوک کی حالت میں کھانا سامنے آجانا، تیمارداری، ان سب صورتوں میں تندرست آدمیوں کو بھی ترکِ جماعت کی اجازت ہے۔

نوٹ۔ مزید تفصیل کے لیے "بہارِ شریعت" کا مطالعہ کیجئے۔

نمازِ جمعہ

یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَذَرُوا الْبَیْعَؕ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ ترجمہ :۔ اے ایمان والو! جب جمعہ کے دِن (تمہیں) نماز کے لیے پکارا جائے تو اللہ کے ذکر کی طرف دوڑو اور کاروبار چھوڑ دو یہ تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانو تو"

جمعہ کی نماز فرض عین ہے۔ اِس کی فرضیت ظہر سے زیادہ مؤکد ہے اور اس کا منکر کافر ہے۔ جمعہ کی نماز ظہر کے قائم مقام ہے اور اس کا وقت وہی ہے جو ظہر کا ہے۔

شرائط جمعہ جمعہ کی نماز کے لیے چند شرطیں ہیں ان کا ہونا ضروری ہے، اگر ایک شرط بھی مفقود ہوئی تو جمعہ نہ ہوگا۔ جس جگہ کوئی شرط مفقود ہو وہاں ظہر کی نماز پڑھی جائے گی۔

۱۔ شہر ہو یا شہر کے قائم مقام وہ گاؤں ہو جو اپنے علاقہ میں مرکزی حیثیت رکھتا ہو۔

۲۔ وقت ظہر کا ہو۔

۳۔ نماز سے پہلے خطبہ ہو۔

۴۔ جماعت ہو کہ بلا جماعت جمعہ نہ ہوگا۔ ۵۔ عام اجازت ہو۔

جن پر جمعہ فرض ہے ہر مسلمان مرد جو آزاد، بالغ، عقلمند، تندرست اور مقیم ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔

جن پر جمعہ فرض نہیں عورت، غلام، قیدی، نابالغ، مخبوط الحواس، بیمار، اپاہج، مسافر، جس کو کسی کا خوف ہو۔ جس کو کسی نقصان کا صحیح اندیشہ ہو۔ اُن پر جمعہ فرض نہیں۔

ہاں اگر مسافر، مریض اور عورتیں نماز میں شریک ہو جائیں تو ان کی نماز درست ہوگی اور ظہر اُن کے ذمے سے ساقط ہو جائے گی۔

جمعہ کے دِن غسل کرنا سُنت ہے اور اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، مسواک کرنا اور پہلی صف میں بیٹھنا مستحب ہے۔

ضروری مسائل جو چیزیں نماز میں حرام ہیں وہ خُطبہ میں بھی حرام ہیں مثلاً کھانا، پینا، سلام و کلام وغیرہ کرنا یہاں تک کہ امر بالمعروف کرنا، سب حاضرین پر خطبہ سُننا اور چُپ رہنا فرض ہے۔ ہاں خطیب امرِ بالمعروف کر سکتا ہے۔ خطیب نے کوئی دُعائیہ کلمہ کہا تو سامعین کو ہاتھ اُٹھانا یا آمین کہنا منع ہے۔ دو خطبوں کے درمیان بغیر ہاتھ اُٹھائے دل میں نیک دُعا کرنا جائز ہے۔

نمازِ عیدین

وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ ط ترجمہ: اور دنوں کی گنتی پوری کرو اور اللہ کی بڑائی بولو یعنی تکبیریں کہو۔"

فرمایا: فَصَلِّ لِرَبِّکَ وَانْحَرْ۔ ترجمہ: اپنے رب کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔"

عیدین کی نماز واجب ہے، سب پر نہیں بلکہ انہیں پر جن پر جمعہ فرض ہے اور اسکی ادائیگی کی وہی شرطیں ہیں جو جمعہ کے لیے ہیں۔ صرف اتنا فرق ہے کہ جمعہ میں خطبہ شرط ہے اور عیدین میں سُنّت۔ اِن دونوں نمازوں کا وقت سورج کے بقدر ایک نیزہ بُلند ہونے سے لے کر زوال تک ہے۔ مگر عیدالفطر میں کچھ دیر کرنا اور عید الاضحیٰ میں جلدی کرنا مستحب ہے۔ ان نمازوں سے پہلے اذان و اقامت نہیں ہے۔ ان دونوں نمازوں کے ادا کرنے کا طریقہ ایک ہی ہے۔

طریقہ نماز

پہلے نیت کریں دُو رکعت نماز عیدالفطر یا عید الاضحیٰ واجب مع زائد چھ تکبیروں کے پھر تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں اور ثنا پڑھیں، اِس کے بعد امام زور سے اور مقتدی آہستہ سے تین تکبیریں کہیں دُو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں اور تیسری کے بعد باندھ لیں۔ پھر امام بُلند آواز سے سورہٗ فاتحہ، اور کوئی سورۃ پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔ دوسری رکعت میں فاتحہ و قرأت کے بعد رکوع میں جانے سے پہلے امام و مقتدی ہاتھ اُٹھا کر تین تکبیریں کہہ کر ہاتھ چھوڑ دیں اور چوتھی تکبیر کہتے وقت ہاتھ کانوں تک نہ اُٹھائیں بلکہ رکوع میں جائیں اور قاعدے کے مطابق نماز پوری کریں۔"

عید کے مستحبات

حجامت بنوانا، ناخن ترشوانا، مسواک و غسل کرنا، اچھے کپڑے پہننا، خوشبو لگانا، عیدگاہ کو پیدل جانا۔ راستہ میں تکبیر کہتے ہوئے جانا۔ دوسرے راستہ سے واپس آنا۔

عید الفطر میں نماز سے پہلے صدقۂ فطر ادا کرنا، اور کوئی میٹھی چیز کھانا۔ کھجوریں ہوں تو طاق ہوں، تین، پانچ، سات تو بہتر۔ آپس میں ملنا، مصافحہ و معانقہ کرنا، مبارک باد دینا۔

کلماتِ تکبیر اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ وَلِلّٰہِ الْحَمْدُ ط

نویں ذی الحجہ کی فجر سے تیرھویں کی عصر تک ہر نماز باجماعت کے فوراً بعد یہ تکبیر ایک بار کہنا واجب اور تین بار کہنا افضل ہے اسے تکبیر تشریق کہتے ہیں۔

نمازِ جنازہ

وَلَا تُصَلِّ عَلٰٓی اَحَدٍ مِّنْھُمْ مَّاتَ اَبَدًا ط ترجمہ: اُن (کفار و منافقین) میں سے کسی کی میت پر کبھی نماز نہ پڑھنا (ہاں مومنوں کی پڑھنا) جنازہ کی نماز فرض کفایہ ہے۔ فرض کفایہ کا یہ مطلب ہے، کہ اگر چند آدمی بھی پڑھ لیں تو سب بری الذمہ ہو گئے، ورنہ سب گنہگار رہوں گے جن کو خبر پہنچی تھی اور نہیں آئے۔ اس کیلئے جماعت شرط نہیں، ایک آدمی بھی پڑھ لے تو فرض ادا ہو گیا۔ اس کے دو رکن ہیں، چار بار تکبیر کہنا۔ کھڑے ہو کر پڑھنا۔ اس کی تین سنتیں ہیں۔ اللہ کی حمد و ثنا کرنا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر درود پڑھنا۔ میت کے لیے دعا کرنا۔ میت سے مراد وہ ہے جو زندہ پیدا ہوا پھر مر گیا۔ جو مرا ہوا

پیدا ہو اُس کی نماز نہیں۔ نیز میت کا سامنے ہونا ضروری ہے۔ غائب کی نماز نہیں۔ اگر کئی جنازے جمع ہو جائیں تو سب کے لیے ایک ہی نماز کافی ہے سب کی نیت کرے۔ اور علیحدہ علیحدہ پڑھ لے تو افضل ہے۔

طریقۂ نماز پہلے نیت کر کے امام و مقتدی کانوں تک ہاتھ اُٹھائیں، اور اللہ اکبر کہتے ہوئے ہاتھ ناف کے نیچے باندھ لیں اور ثناء پڑھیں:-

سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ وَتَبَارَكَ
الٰہی میں تیری پاکی اور تیری حمد کے ساتھ تجھے یاد کرتا ہوں اور تیرا نام

اسْمُكَ وَتَعَالٰى جَدُّكَ وَجَلَّ ثَنَاءُكَ وَلَآ
بابرکت ہے اور تیری شان بلند ہے اور تیری تعریف بڑی ہے اور تیرے

اِلٰهَ غَيْرُكَ ط
سوا کوئی معبود نہیں۔

پھر بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہیں اور وہی نماز والا دُرود شریف پڑھیں۔ پھر بغیر ہاتھ اُٹھائے تکبیر کہیں اور دُعا پڑھیں۔ مقتدی تکبیریں آہستہ کہے اور امام زور سے۔

بالغ مرد و عورت کی دُعا اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ
الٰہی بخش دے ہمارے زندوں کو اور

مَيِّتِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا
مردوں کو اور ہمارے حاضر کو اور ہمارے غائب کو اور ہمارے چھوٹے اور بڑے کو

وَذَكَرِنَا وَاُنْثٰنَا اَللّٰهُمَّ مَنْ اَحْيَيْتَهٗ مِنَّا

اور ہمارے مرد اور عورت کو الہٰی ہم میں سے تو جسے زندہ رکھے اسے

فَاَحْيِهٖ عَلَى الْاِسْلَامِ وَمَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا

اسلام پر زندہ رکھ اور ہم میں سے جس کو تو

فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْاِيْمَانِ ط

وفات دے اسے وفات دے ایمان پر

نابالغ لڑکے کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ لَنَا فَرَطًا وَّ

اے اللہ اس لڑکے کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر سامان

اجْعَلْهُ لَنَا اَجْرًا وَّذُخْرًا وَّ اجْعَلْهُ لَنَا شَافِعًا

کرنے والا بنادے اور اسکو ہمارے لیے اجر اور وقت پر کام آنیوالا اور اسکو ہماری

وَّمُشَفَّعًا ط

سفارش کرنیوالا بنا اور جسکی سفارش منظور ہوجائے۔

نابالغ لڑکی کی دعا

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهَا لَنَا فَرَطًا وَّ

اے اللہ اس لڑکی کو ہمارے لیے آگے پہنچ کر

اجعلھا لنا اجرًا وّ ذخرًا وّ اجعلھا لنا شافعۃً

سامان کرنے والی بنادے اور اسکو ہمارے لیے اجر اور وقت پہ کام آنیوالی

وّمشفعۃً ط

اور اسکو ہماری سفارش کرنے والی بنا اور وہ جس کی سفارش منظور ہوجائے۔

دعا کے بعد چوتھی تکبیر کہہ کر دونوں طرف سلام پھیردیں اور صفیں توڑ کر دعا مانگیں۔

فائدہ جنازہ کو کندھا دینا عبادت ہے اور بڑا اجر و ثواب ہے۔

یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ شوہر اپنی بیوی کے جنازہ کو نہ کندھا دے سکتا ہے، نہ منہ دیکھ سکتا ہے، محض غلط ہے۔ صرف نہلانے اور بلا حائل پردہ بدن کو ہاتھ لگانے کی ممانعت ہے۔ عورت اپنے شوہر کو غسل دے سکتی ہے۔

نمازِ مسافر مسافر وہ شخص ہے جو کم از کم ۵۷ میل کے سفر کے ارادے سے اپنی بستی سے باہر نکل چکا ہو۔ اُس پر واجب ہے کہ فقط فرض نماز میں نماز قصر کرے یعنی چار رکعت والے فرض کو دو پڑھے اس کے حق میں دو ہی رکعتیں پوری نماز ہے۔ اگر سہواً یا قصداً چار پڑھے اور دو کے بعد قعدہ کرے تو فرض ادا ہوجائیں گے اور پچھلی دو رکعتیں نفل ہوجائیں گی۔ مگر قصداً چار پڑھنے والا سخت گنہگار ہے۔ اُس پر توبہ لازم ہے۔

اگر مسافر مقیم امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو چار ہی پڑھے گا۔ اور اگر مقیم مسافر امام کے پیچھے نماز پڑھے گا تو امام کے سلام کے بعد وہ اپنی دو رکعتیں پوری کریگا، مگر ان دو

رکعتوں میں فاتحہ نہیں پڑھیگا۔ بلکہ بقدر فاتحہ خاموش کھڑا رہیگا۔ اور باقی معمول کے مطابق ادا کریگا، وہ مسافر جب تک واپس اپنی بستی میں نہ آئے مسافر ہے اور جس شہر یا بستی میں جائے، اگر وہاں پندرہ روز سے کم رہنے کی نیت ہو تو قصر پڑھے گا اور اگر پندرہ روز یا زیادہ رہنے کی نیت ہو تو پوری نماز پڑھے گا۔ قصر صرف چار رکعت والے فرضوں میں ہے، سُنّت و وتر میں قصر نہیں۔ سفر میں سنتیں مکمل پڑھی جائیں۔

نمازِ اشراق اس نماز کی بہت ہی زیادہ فضیلت ہے۔ ہمیشہ پڑھنے والے کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں۔ اگرچہ سمندر کی جھاگ کے برابر ہوں، اور اس کے واسطے جنت میں سونے کا محل ہوگا۔ اس نماز کی کم از کم دُو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ افضل بارہ ہیں۔ اس کا وقت آفتاب بُلند ہونے سے زوال تک ہے۔

نمازِ تسبیح اس نماز کا بے انتہا ثواب و اجر ہے اور اسکی چار رکعتیں ہیں۔ مکروہ وقت کے علاوہ جب چاہے پڑھ سکتا ہے، بہتر یہ ہے کہ ظہر سے پہلے پڑھے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ تکبیرِ تحریمہ کے بعد ثناء پڑھے ثنا کے بعد پندرہ بار یہ کلمہ پڑھے :-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ ط پھر تعوذ اور تسمیہ اور فاتحہ اور سورۃ پڑھ کر دَس بار یہی کلمہ پڑھے پھر رکوع میں جاکر رکوع کی تسبیح کے بعد دَس بار پھر یہی کلمہ پڑھے۔

پھر رکوع سے اُٹھ کر تسبیح و تحمید کے بعد دس بار یہی کلمہ پڑھے، پھر سجدے میں جاکر سجدے کی تسبیح کے بعد دس بار، پھر سجدے سے اُٹھ کر جلسہ میں دس بار۔ پھر دوسرے سجدے میں تسبیح کے بعد دس بار، پھر دوسری رکعت میں فاتحہ سے پہلے پندرہ بار اور پھر اسی ترتیب سے چار رکعتیں پڑھے۔ ہر رکعت میں ۷۵ بار اور چاروں رکعتوں میں تین سو بار یہ کلمہ پڑھا جائے گا۔

نماز حاجت جس کو کوئی حاجت پیش آئے تو وہ اچھی طرح وضو کرے پھر دو رکعت نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کرے اور نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم پر درود شریف بھیجے پھر یہ دُعا پڑھے:

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْحَلِيْمُ الْكَرِيْمُ سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِيْمِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اَسْئَلُكَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِكَ وَعَزَآئِمَ مَغْفِرَتِكَ وَالْغَنِيْمَةَ مِنْ كُلِّ بِرٍّ وَّالسَّلَامَةَ مِنْ كُلِّ اِثْمٍ لَا تَدَعْ ذَنْبًا اِلَّا غَفَرْتَهٗ وَلَا هَمًّا اِلَّا فَرَّجْتَهٗ وَلَا حَاجَةً هِيَ لَكَ رِضًا اِلَّا قَضَيْتَهَا يَآ اَرْحَمَ الرَّاحِمِيْنَ

یا یہ پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ وَاَتَوَجَّہُ اِلَیْکَ بِنَبِیِّکَ مُحَمَّدٍ نَّبِیِّ الرَّحْمَۃِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنِّیْ تَوَجَّھْتُ بِکَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتَقْضٰی لِیْ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْہُ فِیَّ ط

نماز استخارہ استخارہ کا مطلب ہے اللہ تعالیٰ سے بھلائی طلب کرنا، یعنی جب کسی اہم کام کا قصد کرے۔ تو اس کے کرنے سے پہلے استخارہ کرے۔ استخارہ کرنے والا گویا اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا کرتا ہے، کہ اے عَلّامُ الغیوب مجھے اشارہ فرما دے کہ یہ کام میرے حق میں بہتر ہے یا نہیں۔

پہلے دو۲ رکعت نماز کہ پہلی رکعت میں سورۂ فاتحہ کے بعد قُلْ یٰاَیُّھَا الْکٰفِرُوْن اور دوسری میں فاتحہ کے بعد سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام پھیرنے کے بعد یہ دُعا پڑھے :-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُکَ بِعِلْمِکَ وَاَسْتَقْدِرُکَ وَاَسْئَلُکَ مِنْ فَضْلِکَ الْعَظِیْمِ فَاِنَّکَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ ط

اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ خَیْرٌ لِّیْ
فِیْ دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ
وَاٰجِلِہٖ فَاقْدُرْہُ لِیْ وَیَسِّرْہُ لِیْ ثُمَّ بَارِکْ لِیْ فِیْہِ ط
اَللّٰھُمَّ اِنْ کُنْتَ تَعْلَمُ اَنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ شَرٌّ لِّیْ فِیْ
دِیْنِیْ وَمَعَاشِیْ وَعَاقِبَۃِ اَمْرِیْ وَعَاجِلِ اَمْرِیْ
وَاٰجِلِہٖ فَاصْرِفْہُ عَنِّیْ وَاصْرِفْنِیْ عَنْہُ وَاقْدُرْ لِیَ
الْخَیْرَ حَیْثُ کَانَ ثُمَّ اَرْضِنِیْ بِہٖ ط

اور بہتر یہ ہے کہ سات بار استخارہ کرے اور دعائے مذکورہ پڑھ کر باطہارت قبلہ رو سو رہے۔ دعا کے اول و آخر فاتحہ اور درود شریف پڑھے۔ اگر خواب میں سپیدی یا سبزی دیکھے تو سمجھے کہ یہ کام بہتر ہے۔ اور اگر سرخی یا سیاہی دیکھے تو سمجھے کہ برا ہے اس سے بچے۔

نمازِ تراویح خاص رمضان کی راتوں میں عشاء کے بعد اور وتروں سے پہلے جو نماز پڑھی جاتی ہے وہ تراویح ہے۔ تراویح مرد و عورت دونوں کے لیے سُنّتِ مؤکدہ ہے۔ اِسکی بیس رکعتیں دس سلاموں کے ساتھ ہیں، ہر چار رکعت کے بعد کچھ دیر آرام کرنا اور یہ تسبیح پڑھنا مستحب ہے۔

سُبْحَانَ ذِی الْمُلْكِ وَ الْمَلَكُوْتِ ط سُبْحَانَ ذِی الْعِزَّةِ وَالْعَظْمَةِ وَ الْهَیْبَةِ وَ الْقُدْرَةِ وَالْكِبْرِیَآءِ وَالْجَبَرُوْتِ سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْحَیِّ الَّذِیْ لَا یَنَامُ وَلَا یَمُوْتُ ط سُبُّوْحٌ قُدُّوْسٌ رَبُّنَا وَرَبُّ الْمَلٰٓئِكَةِ وَالرُّوْحِ ط اَللّٰهُمَّ اَجِرْنَا مِنَ النَّارِ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ یَا مُجِیْرُ ط اَلصَّلٰوةُ عَلٰی مُحَمَّدٍ ط

ترجمہ: پاک ہے مُلک اور ملکوت والا پاک ہے عزت اور بزرگی اور بڑائی والا اور دبدبے والا قدرت والا اور کبریائی والا اور جبروت والا، جو بادشاہ ہے زندہ ہے۔ نہ مرے گا۔ بہت ہی پاک اور مقدس ہمارا پروردگار ہے اور پروردگار ہے فرشتوں اور روح کا اے اللہ ہمیں دوزخ سے پناہ دے، اے پناہ دینے والے، نجات دینے والے۔ درود بر سید عالم صلوٰۃ بر محمد

ضروری مسائل نابالغ کے پیچھے بالغوں کی نماز تراویح نہیں ہوگی۔ حافظ کو اُجرت دے کر تراویح پڑھوانا ناجائز ہے۔ بغیر طے و گفتگو وغیرہ کے بطور عقیدت کچھ دیا جائے تو جائز ہے۔ جس نے فرض جماعت سے

نہیں پڑھے وہ وتر بھی جماعت سے نہ پڑھے بلکہ تنہا پڑھے۔

نمازِ تہجد و صلوٰۃ اللیل عشاء کی نماز کے بعد رات کو سو کر اُٹھنے کے بعد جو نماز پڑھی جاتی ہے اُسے تہجد کہتے ہیں اس نماز کی بڑی فضیلت ہے۔ اس کی کم از کم دو رکعتیں اور زیادہ سے زیادہ بارہ رکعتیں ہیں۔ اور جو عشاء کی نماز کے بعد سونے سے قبل پڑھی جائے، اُسے صلوٰۃ اللیل کہتے ہیں۔ فرضوں کے بعد افضل نماز رات کی نماز ہے۔

نمازِ سفر سفر میں جاتے وقت ۲ دو رکعتیں اپنے گھر میں پڑھ کر جانا اور سفر سے واپس آکر پہلے ۲ دو رکعتیں مسجد میں ادا کرنا پھر گھر جانا مسنون اور بہت ہی مبارک ہے۔

قضا نمازیں جو نماز وقت پر نہ پڑھی جائے وہ قضا ہے اور بلا عذر شرعی نماز قضا کرنا سخت گناہ ہے۔ قضا کرنے والے پر ضروری ہے کہ اس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے۔ فرض کی قضا فرض، واجب کی قضا واجب اور بعض سُنتوں کی قضا سُنت ہے۔ جیسے فجر کی سُنتیں، جب کہ فرض بھی فوت ہوگیا ہو اور ظہر کی پہلی سُنتیں جب کہ ظہر کا وقت ہو۔ قضا کے لیے کوئی وقت معین نہیں، جب بھی پڑھے گا بری الذمہ ہو جائے گا، طلوع و غروب اور زوال کے وقت جائز نہیں، مگر چاہیئے کہ قضا نمازیں جلد از جلد ادا کرے۔ ظہر اور جمعہ کی وہ سُنتیں جو فرض سے پہلے ہیں اگر رہ جائیں تو فرضوں کے بعد پڑھے اور فجر کی سُنتیں اگر رہ جائیں تو سورج کے نکلنے کے بعد ظہر سے پہلے پہلے پڑھ لے تو بہتر ہے۔

ضروری باتیں

جب دُو رکعت سے زیادہ پڑھنا ہوں تو تشہد پڑھ کر اللہ اکبر کہتا ہوا کھڑا ہو پھر بسم اللہ شریف پڑھ کر الحمد شریف پڑھے اگر فرض پڑھنے ہوں تو الحمد کے بعد دوسری سورت نہ پڑھے رکوع کرے پھر کھڑا ہو پھر سجدے کرے، اگر تین فرض پڑھنا ہیں تو سجدوں کے بعد بیٹھ جائے اور تشہد یعنی التحیات پڑھ کر درود شریف اور دعائے ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے اور اگر چار فرض پڑھنا ہیں تو تیسری رکعت میں سجدے کر کے کھڑا ہو اور مع بسم اللہ الحمد شریف پڑھ کر رکوع وسجود کر کے بیٹھ جائے اور تشہد و درود شریف اور دُعا ماثورہ پڑھ کر سلام پھیر دے۔ یہ فرض کا بیان ہوا، سُنّت جب دُو سے زائد پڑھنا ہوں، تو تیسری اور چوتھی میں الحمد کے بعد بھی کوئی سورت پڑھے یعنی فرض میں تیسری اور چوتھی خالی پڑھی جائے گی اور سنّت میں تیسری اور چوتھی بھی بھری پڑھی جائے گی اور وتر کی تیسری رکعت میں الحمد شریف اور آمین کے بعد کوئی سورۃ یا رکوع پڑھ کر اللہ اکبر کہتے ہوئے کانوں کی لو تک ہاتھ اُٹھا کر پھر اسی طرح ناف سے نیچے باندھ کر دُعائے قنوت پڑھی جائے۔ یہ طریقہ نماز پڑھاتے اور بغیر جماعت اکیلے پڑھنے کا لکھا گیا ہے۔ اگر مقتدی بن کر نماز پڑھیں تو صرف پہلی رکعت میں ثناء پڑھ کر قرأت سُنیں چاہے امام آواز سے پڑھتا ہو یا آہستہ نہ آپ الحمد پڑھیں نہ دوسری سورۃ، باقی سب اسی طریقے سے پڑھیں جیسا لکھا جا چکا ہے۔ باقی دوسری اور تیسری اور چوتھی رکعت میں سبحان بھی نہ پڑھے نہ

قرأت پڑھے اور عورتیں بھی اسی طرح نماز پڑھیں صرف چند باتوں میں فرق ہے۔

۱۔ جب نیت کر کے اللہ اکبر کہیں تو ہاتھ صرف کاندھوں تک اُٹھائیں پھر سینے پر الٹے ہاتھ کی ہتھیلی کی پیٹھ پر سیدھے ہاتھ کی ہتھیلی رکھیں۔

۲۔ سجدے میں پیٹ رانوں سے اور بازو پہلو سے اور کہنیاں زمین سے ملی رکھیں اور بائیں پاؤں کو داہنی پنڈلی کے نیچے سے سیدھی طرف نکال لیں، یونہی قعدے میں بیٹھیں اور یونہی سجدہ کریں۔

نمازی کا لباس

سر پر ٹوپی یا عمامہ ہو قمیص آدھی آستین کی نہ ہو یعنی کہنی نہ کھلی ہو پاجامہ یا شلوار یا تہہ بند ناف کے اوپر بندھا ہو، پاؤں کے گٹے کھلے ہوں، عورتیں اوڑھنی یا دوپٹہ موٹا دبیز جس سے سر کے بال نظر نہ آئیں اس طرح اوڑھیں کہ دونوں ہاتھ اندر رہیں اور پیشانی آنکھ ناک مونہہ کے سوا کچھ نہ کھلا رہے۔ یعنی گلا، کان، سر کے بال نہ دکھائی دیں، کپڑے پاک صاف ہوں، اگر ہر نماز کے لیے تازہ وضو کرے تو اچھا ہے۔ نمازی کے آگے سے نہ گزرے، نماز پڑھتے وقت داہنے ہاتھ کی طرف اور سامنے جوتا نہ رکھے، نماز پڑھتے وقت دل اِدھر اُدھر نہ پڑا رہے بلکہ جو زبان سے کہے وہی دل سے نکلے ایک راز ہاتھ زیر ناف باندھنے میں یہ بھی ہے کہ ابلیس زیر ناف حلول کرتا ہے وسوسے پیدا کرتا ہے یاد رکھئے جب ہاتھ ڈھیلے ہوں گے وسوسے زیادہ پیدا ہوں گے۔ اور یہ بھی یاد رکھئے کہ ہر کام میں نیت کا ہونا ضروری ہے اور نیت نام ہے دل کے ارادے کا زبان سے

کہے یا نہ کہے، مثلاً کوئی شخص گھر سے یہ ارادہ کرکے چلے کہ مسجد سے نئی جوتی چرا کر لاؤں گا مگر راستے میں پوچھنے والے سے کہتا ہے کہ نماز کو جاتا ہوں تو اس کے زبان سے کہنے سے ثواب نہیں ملیگا بلکہ عذاب کا مستحق ہوگا اور مسئلہ بھی یہی ہے کہ کوئی شخص ظہر کے ارادے سے کھڑا ہو مگر زبان سے عصر نکلا تو ظہر ادا ہوگی۔

مرد اور عورت کی نماز میں ۲۱ باتوں کا فرق

عورت	مرد
تکبیر تحریمہ کے وقت صرف کاندھوں تک ہاتھ اٹھائے۔	کانوں کی لو تک ہاتھ اٹھائے۔
آستینوں یا دوپٹہ کے اندر سے ہاتھ باہر نہ نکالے۔	ہاتھ کھلے رکھے مگر کہنیاں نہ کھلی ہوں۔
دائیں ہتھیلی بائیں ہاتھ کی پشت پر رکھے اور انگلیاں ملی رکھے۔	دائیں ہتھیلی بائیں کلائی پر رکھے اور انگوٹھے اور چھنگلیا سے بائیں کلائی پکڑے۔
سینے پر ہاتھ باندھے نظر سجدہ کی جگہ رکھے۔	ناف کے نیچے ہاتھ باندھے، نظر سجدہ کی جگہ رکھے۔
رکوع میں صرف اتنا جھکے کہ ہاتھ گھٹنوں تک پہنچ جائیں پیٹھ سیدھی نہ کرے۔	رکوع میں اتنا جھکے کہ پیٹھ بالکل سیدھی رہے، سر پیٹھ کے برابر، نہ اونچا نہ نیچا۔

عورت	مرد
رکوع میں ہاتھوں پر سہارا نہ دے	ہاتھوں پر زور دے کر رکوع کرے۔
رکوع میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھے۔	ہاتھوں کی انگلیاں پھیلی ہوئی رکھے۔
رکوع میں گھٹنوں کو جھکالے۔	رکوع میں گھٹنوں کو خوب سیدھا کرے
رکوع میں گھٹنوں پر صرف ہاتھ رکھ لے زور سے نہ پکڑے اور نظر دونوں پاؤں کی پشت پر رکھے۔	رکوع میں گھٹنوں کو زور سے پکڑے اور نظر دونوں قدموں کی پشت پر رکھے۔
رکوع میں سمٹی رہے۔	رکوع میں کشادہ رہے۔
سجدہ میں بغلیں سمٹی رکھے اور پاؤں باہر نکال کر بازو کروٹوں سے اور پیٹ ران سے اور ران پنڈلیوں سے اور پنڈلیاں زمین سے ملائے۔	سجدہ میں دونوں پاؤں کی انگلیوں پر اتنا زور دے کر انگلیاں ٹیڑھی ہو کر قبلہ رُخ ہو جائیں۔ اور ہر حصہ بدن کو کشادہ رکھے۔
سجدہ میں دونوں ہاتھ کہنیوں تک بچھا دے۔	سجدہ میں ہتھیلیاں زمین پر بچھی ہوں بغلیں کھلی ہوں۔
قعدہ میں دونوں پاؤں باہر نکال کر سرین پر بیٹھے۔	قعدہ میں داہنا پاؤں کھڑا بایاں بچھا کر بیٹھے۔
قعدہ اور جلسہ میں ہاتھوں کی انگلیاں ملی رکھے۔	قعدہ اور جلسہ میں ہاتھوں کی انگلیاں کشادہ رکھے۔

نماز پڑھتی عورت کے سامنے سے اگر کوئی گزرے تو ہاتھ کو ہاتھ پر مارے۔	مرد زبان سے سبحان اللہ کہے۔
عورت مرد کی امامت نہیں کر سکتی۔	مرد عورت کی امامت کر سکتا ہے۔
عورت کی جماعت مکروہ تحریمی ہے۔	مرد کو جماعت سُنّت مؤکدہ قریب واجب ہے۔
اگر پھر بھی جماعت کرائے تو امام عورت بیچ میں کھڑی رہے۔	امام مرد صف کے آگے کھڑا ہو۔
جمعہ و عیدین کی نماز نہیں۔	مرد پر جمعہ و عیدین واجب ہیں۔
عورت کے لیے فجر کی نماز اندھیرے میں مستحب ہے۔	مرد کے لیے اُجالا ہونے کے بعد نماز فجر پڑھنا مستحب ہے۔
ایام تشریق میں تکبیریں نہیں۔	مردوں پر واجب ہیں۔

جماعت کی نمازوں میں ملنے کے نقشے

نقشہ نمبر ۱

فجر کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت ــــ دوسری رکعت
|
دوسری رکعت ــــ پہلی رکعت
|
ثنا
|
فاتحہ
|
سورۃ
|
پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام صبح کے دو فرض پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب ترتیب کے لحاظ سے مقتدی کی پہلی رکعت رہ گئی اور دوسری رکعت امام کے پیچھے ہو گئی۔ اب وہ اکیلا پہلی رکعت کو اس طرح پڑھے گا کہ پہلے ثنا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر اپنی پہلی اور چھوٹی ہوئی رکعت کو پورا کرے گا۔

نوٹ: جمعہ کی نماز میں امام کے ساتھ ملنے کا بھی طریقہ بالکل وہی ہے جو فجر کی نماز میں ملنے کا ہے۔

ظہر، عصر، اور عشاء کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت ــــ دوسری رکعت ــــ التحیات ــــ تیسری رکعت ــــ چوتھی رکعت
|
دوسری رکعت ــــ التحیات ــــ تیسری رکعت ــــ چوتھی رکعت ــــ باقی رکعت
|
ثنا
|
فاتحہ
|
سورۃ
|
پہلی رکعت

نقشہ کے اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام چار رکعت نماز پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے یہ ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب اس نے امام کے پیچھے دوسری، تیسری اور چوتھی رکعت ترتیب سے پڑھ لی ہے اس کی پہلی رکعت باقی رہ گئی ہے جسے وہ اس طرح پڑھیگا۔ پہلے ثنا، پھر فاتحہ پھر سورت۔

پہلی رکعت

ظہر، عصر اور عشاء کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

نقشہ نمبر ۳

دوسری رکعت ـ التحیات ـ تیسری رکعت ـ چوتھی رکعت

تیسری رکعت ـ چوتھی رکعت ـ پہلی رکعت ـ دوسری رکعت

دوسری رکعت	پہلی رکعت
فاتحہ	ثنا
سورۃ	فاتحہ
	سورت
دوسری رکعت	پہلی رکعت

نقشہ میں اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام چار رکعت کی نماز پڑھ رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کرتے ہیں کہ مقتدی تیسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب اس نے امام کے پیچھے تیسری، چوتھی رکعت تو ترتیب کے ساتھ ادا کر لی ہے۔ اب مقتدی کی پہلی اور دوسری رکعت بچ گئی ہے۔ اب وہ کھڑا ہو کر پہلی رکعت اس طرح ادا کرے گا۔ پہلے اسمیں ثنا، پھر فاتحہ، پھر سورت پڑھے گا، پھر رکوع، سجدہ کرنے کے بعد کھڑا ہو کر دوسری رکعت اس طرح ادا کرے گا، پہلے اسمیں فاتحہ پھر سورۃ پڑھیگا۔

ظہر، عصر اور عشاء کی چوتھی رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت ــ دوسری رکعت ــ التحیات ــ تیسری رکعت ــ چوتھی رکعت

چوتھی رکعت ــ پہلی رکعت ــ التحیات ــ دوسری رکعت ــ تیسری رکعت

تیسری رکعت	دوسری رکعت	پہلی رکعت
		ثنا
فاتحہ	فاتحہ	فاتحہ
	سورت	سورت
تیسری رکعت	دوسری رکعت	پہلی رکعت

گذشتہ خانے ظاہر کر رہے ہے کہ امام چار رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی امام کے پیچھے چوتھی رکعت میں مل رہا ہے۔ اب مقتدی نے امام کے پیچھے صرف اپنی چوتھی رکعت ادا کی۔ ترتیب کے لحاظ سے اب اسکی پہلی، دوسری اور تیسری رکعت باقی رہ گئی۔ اب وہ اپنی پہلی رکعت کو اسطرح پڑھے گا کہ پہلے اس میں تنہا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر رکوع اور سجود کرے گا اور قعدہ میں التحیات پڑھے گا کیونکہ اسکی دو رکعتیں پوری ہوگئیں، ایک امام کے ساتھ اور ایک اب علیحدہ، پھر دوسری رکعت میں فاتحہ اور سورت پڑھے گا۔ باقی رہ گئی تیسری رکعت تو چونکہ فرض کی آخری رکعتوں میں صرف فاتحہ پڑھی جاتی ہے، اس لیے اسمیں صرف فاتحہ پڑھ کر تیسری رکعت پوری کریگا۔ اس ترتیب سے اسکی ساری رکعتیں پوری ہوجائیں گی۔ اب بیٹھ کر التحیات، درود شریف اور دعا پڑھ کر سلام پھیر دے گا۔

مغرب کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت

دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت — پہلی رکعت

تنہا | فاتحہ | سورۃ | پہلی رکعت

اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام تین رکعت کی جماعت کرا رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کر رہے ہے کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے، اب مقتدی نے امام کے پیچھے دوسری اور تیسری رکعت تو پڑھ لی۔ باقی اسکی پہلی رکعت رہ گئی۔ وہ کھڑا ہو کر اسے اسطرح پڑھے گا کہ پہلے اسمیں تنہا پھر فاتحہ اور پھر سورت پڑھے گا۔ نوٹ: ماہِ رمضان میں وتر کی جماعت میں بھی ملنے کا یہی طریقہ ہے۔

مغرب کی تیسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت — دوسری رکعت — التحیات — تیسری رکعت

تیسری رکعت — پہلی رکعت — التحیات — دوسری رکعت

ثنا

اوپر کے خانے سے ظاہر ہے کہ امام تین رکعت کی نماز پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ مقتدی تیسری رکعت میں مل رہا ہے —

فاتحہ — فاتحہ
سورت — سورت
پہلی رکعت — دوسری رکعت

اب مقتدی کی تیسری رکعت تو امام کے پیچھے ادا ہوگئی۔ پہلی اور دوسری رکعت باقی رہ گئی۔ اب وہ پہلی رکعت کھڑا ہو کر اسطرح پڑھے گا کہ پہلے ثنا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر رکوع اور سجود کرے گا۔ اب چونکہ اسکی ۲ دو رکعتیں پوری ہوگئی ہیں، اس لیے بیٹھ کر التحیات پڑھے گا۔ پھر کھڑا ہو کر دوسری رکعت اس طرح ادا کرے گا۔ کہ پہلے اسمیں فاتحہ پھر سورت پڑھ کر رکوع و سجود کرے گا۔ اور التحیات درود شریف دعا پڑھ کر سلام پھیر دے گا۔

اس کو اسطرح تین التحیات پڑھنے پڑتے ہیں ایک امام کے پیچھے اور دو اکیلے۔

عید الفطر اور عید الاضحیٰ کی دوسری رکعت میں ملنے کا طریقہ

پہلی رکعت ــــــ دوسری رکعت ــــــ باقی پہلی رکعت

ثنا

تین تکبیریں

فاتحہ

سورت

پہلی رکعت

اوپر کے خانے ظاہر کر رہے ہیں کہ امام عید کی دو رکعت پڑھا رہا ہے۔ نیچے کے خانے ظاہر کرتے ہیں کہ مقتدی دوسری رکعت میں مل رہا ہے۔ اب ترتیب کے لحاظ سے مقتدی کی پہلی رکعت رہ گئی۔ اب وہ اپنی پہلی رکعت اس طرح ادا کرے گا کہ پہلے ثنا پھر فاتحہ پھر سورت پڑھ کر تین تکبیریں پڑھے گا اور ہر تکبیر کے وقت ہاتھ کانوں تک اٹھائیگا پھر چوتھی تکبیر پڑھ کر رکوع کرے گا اور رکعت پوری کر کے سلام پھیر دے گا۔

(عالمگیری ج اول)

حاشیہ صفحہ نمبر ۷۳

فقہاء نے نماز کے درود میں لفظ "سیدنا" کی زیادت کو مستحب اور افضل قرار دیا ہے۔ صاحب دُرِّ مختار نے فرمایا: وَنُدِبَ السِّيَادَةُ لِاَنَّ زِيَادَةَ الْاِخْبَارِ الْوَاقِعِ عَيْنُ السُّلُوْكِ الْاَدَبِ فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهٖ۔ یعنی نماز میں درود شریف میں "سیدنا" کا لفظ مستحب ہے۔ کیونکہ اخبار واقعی کا زیادہ کرنا عین ادب کی راہ پر چلنا ہے۔ لہٰذا اس کا پڑھنا اس کے چھوڑنے سے افضل ہے۔ اور شامی میں ہے:۔ وَالْاَفْضَلُ الْاِتْيَانُ بِلَفْظِ السِّيَادَةِ كَمَا قَالَهُ ابْنُ ظَهِيْرَةَ وَصَرَّحَ بِهٖ جَمْعٌ وَبِهٖ اَفْتَى الشَّارِحُ لِاَنَّ فِيْهِ الْاِتْيَانَ بِمَا اُمِرْنَا بِهٖ وَزِيَادَةَ الْاِخْبَارِ بِالْوَاقِعِ الَّذِيْ هُوَ اَدَبٌ فَهُوَ اَفْضَلُ مِنْ تَرْكِهٖ (شامی جلد اول صہ ۴۷۹)

یعنی لفظ سیدنا لانا افضل ہے۔ یعنی نماز کے درود شریف میں اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ کہنا افضل ہے جیسا کہ ابن ظہیرہ نے کہا اور فقہاء کی ایک جماعت نے اس کی تصریح کی۔ اور اسی کے مطابق شارح (صاحب دُرِّ مختار) نے بھی فتوےٰ دیا، کیوں کہ اس میں اس چیز کا لانا ہے جس کا ہمیں حکم دیا گیا ہے (یعنی حضور کی تعظیم و توقیر) اور زیادتِ اخبار ہے اُس واقع کی، جو عینِ ادب ہے۔ لہٰذا اس کا کہنا افضل ہے اس کے ترک سے۔

(اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْاَنَامِ)

از مولانا منظور احمد شاہ

خطیب میاں چنوں (ملتان)

"اذکار و اشغال میں مشغولی سے پہلے اگر قضا نمازیں یا روزے ہوں، اُن کا اَدا کر لینا جس قدر ممکن ہو نہایت ضروری ہے۔

جس پر فرض باقی ہو اُس کے نفل و اعمالِ مُستحبہ کام نہیں دیتے، بلکہ قبول نہیں ہوتے، جب تک فرض ادا نہ کرے۔"

امام احمد رضا قدس سرّہٗ — الوظیفۃ الکریمیہ

بشکریہ جناب خلیل احمد رانا صاحب
پیشکش:۔ محمد احمد ترازی

ایک اہم مسئلہ

داڑھی منڈانے اور خشخشی کرانے والا اور حد شرعی سے کم رکھنے والا فاسق ہے یا نہیں۔ اور اس کے پیچھے نماز فرض خواہ تراویح پڑھنا چاہیے یا نہیں اور حدیث شریف میں نبئ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے حق میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اور وہ حشر کے دن کس گروہ میں اٹھے گا ؟

الجواب : ڈاڑھی منڈانے اور کترانے والا فاسقِ معلن ہے، اسے امام بنانا گناہ ہے۔ فرض ہو یا تراویح کسی نماز میں اسے امام بنانا جائز نہیں۔ حدیث میں اس پر غضب اور ارادۂ قتل وغیرہ کی وعیدیں وارد ہیں ۔ اور قرآن عظیم میں اس پر لعنت ہے۔ نبی صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مخالفوں کے ساتھ اس کا حشر ہوگا۔ واللہ تعالیٰ اعلم [۱]

(۲) داڑھی شرعاً کتنی ہونی چاہیے ؟

الجواب : ٹھوڑی سے نیچے چار انگل چاہیے۔

واللہ تعالیٰ اعلم [۲]

---

۱ ؎ احکام شریعت حصّہ دوم

۲ ؎ ایضاً

مناجات

از: اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی، رحمۃ اللہ علیہ

یا الٰہی ہر جگہ تیری عطا کا ساتھ ہو
جب پڑے مشکل شہِ مشکل کشا کا ساتھ ہو

یا الٰہی بھول جاؤں نزع کی تکلیف کو
شادیِ دیدارِ حُسنِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی گورِ تیرہ کی جب آئے سخت رات
اُن کے پیارے رُخ کی صبح جانفزا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب پڑے محشر میں شورِ دار و گیر
امن دینے والے پیارے پیشوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب زبانیں باہر آئیں پیاس سے
صاحبِ کوثر شہِ جود و عطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی سرد مہری پر ہو جب خورشیدِ حشر
سیدِ بے سایہ کے ظلِ لوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی گرمیِ محشر سے جب بھڑکیں بدن
دامنِ محبوب کی ٹھنڈی ہوا کا ساتھ ہو

یا الٰہی نامۂ اعمال جب کھلنے لگیں!
عیب پوشِ خلق ستارِ خطا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب بہیں آنکھیں حسابِ جرم میں
ان تبسم ریز ہونٹوں کی دُعا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب حسابِ خندۂ بے جا رُلائے
چشمِ گریانِ شفیعِ مُرتجےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی رنگ لائیں جب میری بے باکیاں
ان کی نیچی نیچی نظروں کی حیا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب چلوں تاریک راہِ پُل صراط
آفتابِ ہاشمی نور الہدےٰ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب سرِ شمشیر پہ چلنا پڑے
رَبِّ سَلِّم کہنے والے غمزدہ کا ساتھ ہو

یا الٰہی جو دُعائے نیک میں تجھ سے کروں
قدسیوں کے لب پہ آمین رَبَّنا کا ساتھ ہو

یا الٰہی جب رِضا خوابِ گراں سے سَر اُٹھائے
دولتِ بیدارِ عشقِ مصطفےٰ کا ساتھ ہو

اپیل

۱۔ فرائض و واجبات کی ادائیگی کو ہر کام پر اولیت دیجئے۔ اسی طرح حرام اور مکروہ کاموں اور بدعات سے اجتناب کیجئے کہ اسی میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہے۔

۲۔ فریضۂ نماز، روزہ، حج اور زکوٰۃ تمام تر کوشش سے ادا کیجئے کہ کوئی ریاضت اور مجاہدہ اِن فرائض کی ادائیگی کے برابر نہیں ہے۔

۳۔ خوش اخلاقی، حُسنِ معاملہ اور وعدہ وفائی کو اپنا شعار بنائیے۔

۴۔ قرض ہر صورت میں ادا کیجئے کہ شہید کے تمام گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں لیکن قرض معاف نہیں کیا جاتا۔

۵۔ قرآن پاک کی تلاوت کیجئے اور اس کے مطالب سمجھنے کے لیے کلام پاک کا بہترین ترجمہ "کنز الایمان" از امام احمد رضا بریلوی پڑھ کر ایمان تازہ کیجئے۔

۶۔ دینِ متین کی صحیح شناسائی کے لیے اعلیٰ حضرت مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلوی اور دیگر علماء اہل سنت کی تصانیف کا مطالعہ کیجئے۔ جو حضرات خود نہ پڑھ سکیں وہ اپنے پڑھے لکھے بھائی سے درخواست کریں کہ وہ پڑھ کر سُنائے۔

۷۔ فاتحہ، عُرس، میلاد شریف اور گیارہویں شریف کی تقریبات میں کھانے، شیرینی اور پھلوں کے علاوہ علماء اہل سنت کی تصانیف بھی تقسیم کیجئے۔

۸۔ ہر شہر اور ہر محلہ میں لائبریری قائم کیجئے اور اس میں علماء اہل سنت کا لٹریچر ذخیرہ کیجئے کہ تبلیغِ دین کا اہم ترین ذریعہ ہے۔

۹۔ ہر شہر میں سُنّی لٹریچر فراہم کرنے کیلئے کتب خانہ قائم کیجئے یہ تبلیغ بھی ہے اور بہترین تجارت بھی۔

۱۰۔ مرکزی مجلسِ رضا لاہور کی رکنیت قبول کیجئے، رکنیت فارم مجلس کے دفتر سے طلب کیجئے۔

مرکزی مجلسِ رضا لاہور پوسٹ بکس نمبر ۲۲۰۶